دعا
اور
آدابِ دعا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

دعا اور آدابِ دعا

www.MinhajBooks.com

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَونَینِ وَالثَّقَلَینِ

وَالْفَرِیقَینِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	دعا اور آدابِ دعا
اِفادات	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تدوین	:	کوثر رشید، نازیہ عبد الستار
نظرِ ثانی	:	محمد علی قادری، ضیاء نیّر
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اوّل	:	مارچ 2008ء
تعداد	:	1,100
قیمت اِمپورٹڈ کاغذ	:	60/- روپے

❁ ❁ ❁

www.MinhajBooks.com

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈ شدہ خطبات و دروس کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فہرس

www.MinhajBooks.com

صفحہ	مشتملات
٣٣	٢۔ رزقِ حلال
٣٤	٣۔ گناہوں سے توبہ کرنا
٣٦	آدابِ دعا
٣٦	١۔ قبلہ رُو ہو کر دعا کرنا
٣٧	٢۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا
٣٧	٣۔ خشوع وخضوع کے ساتھ دعا کرنا
٣٨	٤۔ قبولیتِ دعا میں عجلت اور بے صبری نہ کرنا
٣٩	٥۔ دعا کے اوّل اور آخر میں درود شریف پڑھنا
٤٠	٦۔ دعا کا حمد وثنا سے شروع کرنا
٤١	٧۔ دعائیہ کلمات تین بار کہنا
٤٢	٨۔ دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا
٤٣	٩۔ نیک اعمال کو یاد کرنا
٤٤	مقبول ترین اوقاتِ دعا
٤٥	١۔ سحری کا وقت
٤٥	٢۔ عرفہ کا دن
٤٦	٣۔ رمضان کا مہینہ

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

پیش لفظ

بارگاہِ اُلوہیت میں دُعا و اِلتجاء کرنا اللہ ﷻ کے محبوب و مقرب بندوں کا ہمیشہ سے پسندیدہ عمل رہا ہے۔ فطرتِ اِنسانی کے اندر یہ اَمر ودیعت کیا گیا ہے کہ پریشانیوں کے ہجوم میں وہ اپنے مالکِ حقیقی کی طرف متوجہ ہو، مصائب و آلام اور تکالیف و مشکلات کے وقت وہ خالقِ حقیقی کو اپنی مدد کے لیے پکارے۔ یہی وجہ ہے کہ جب تمام ظاہری سہارے منقطع ہو جائیں، اَسباب و وسائل ختم ہو جائیں اور یار و مددگار جواب دے جائیں تو بے بس و مجبور انسان کے نہاں خانہء دل سے فریاد نکلتی ہے اور اس کے ہاتھ خود بخود کسی ایسی ہستی کی طرف اُٹھ جاتے ہیں جہاں سے اسے دادرسی اور مدد و اِعانت کا یقین ہوتا ہے۔

دُعا کی اَہمیت و فضیلت کا اندازہ - **لَيْسَ شَيْئٌ أَکْرَمَ عَلَی اللهِ تَعَالَی مِنَ الدُّعَاءِ** (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ کوئی چیز محترم و مکرم نہیں ہے) اور **مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ لَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ** (جو شخص اللہ تعالیٰ سے (دعا) نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے) - جیسے اِرشاداتِ نبوی سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

اِس کتاب میں نہ صرف دُعا کے فضائل، شرائط، آداب اور مقبول اَوقات بیان کیے گئے ہیں بلکہ ضروری حد تک قرآنی اور مسنون دُعاؤں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ یہ کتاب شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی کے اِفادات پر مشتمل ''حسنِ اَعمال'' کا ایک حصہ ہے جسے اِس کی اَہمیت و ضرورت کے پیشِ نظر اِفادۂ عام کے لیے الگ شائع کیا جا رہا ہے۔

یہ کتاب شیخ الاسلام کی طرف سے ایک ایسا تحفہ ہے کہ جو بھی اسے خلوص و للّٰہیت اور طلبِ خیر کی نیت سے پڑھے گا وہ اِن شاء اللہ ضرور اِس سے مستفید و مستنیر ہو

www.MinhajBooks.com

گا۔ دعا ہے کہ اللہ ﷻ ہمیں ہمہ وقت اپنے حضور دست بدعا رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور اپنے حبیب ﷺ کے طفیل ہماری دُعاؤں کو مقامِ قبولیت و اِستجابت سے مشرف فرمائے۔

(آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

محمد افضل قادری
﴿سینئر ریسرچ اسکالر﴾
فریدِ ملّتؒ رِیسرچ انسٹی ٹیوٹ
۱۲ مارچ، ۲۰۰۸ء

www.MinhajBooks.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بندے کا اپنے اللہ ﷻ سے بہترین رابطہ دُعا ہے۔ دُعا شکستہ دلوں کا سہارا، اُمیدوں کا مرکز اور فوز و فلاح کی ضامن ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب میں ہمیشہ سے دُعا کا تصور موجود رہا ہے۔ اسلام نے دعا کو مستقل عبادت کا درجہ دیا ہے۔ انسان کو اپنی زندگی میں بعض اوقات ایسے واقعات و حوادث پیش آتے ہیں کہ وہ ظاہری اَسباب و ذرائع کی کثرت کے باوجود اپنے آپ کو بے بس اور لاچار پاتا ہے۔ اس عالمِ مجبوری میں اس کا دستِ طلب اپنے خالقِ حقیقی کے سامنے دراز ہو جاتا ہے اور اس کی زبان پر چند اِلتجائیہ کلمات جاری ہو جاتے ہیں۔ اِن اِلتجائیہ کلمات اور مناجات کو دعا کہتے ہیں۔ اللہ ﷯ نے اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ[1] (میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے) اور ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ[2] (تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا) فرما کر انسان کو دعا کرنے کی ترغیب دی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے احادیثِ مبارکہ میں دُعا کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی ہے۔ ذیل میں اس حوالے سے تفصیلات ملاحظہ فرمائیں:

دُعا کا معنی و مفہوم

لفظِ دُعا، مصدر ہے، اس کا مادہ (د۔ ع۔ و) اور فعل دَعَا از باب نَصَرَ ہے۔ اس کی اصل دُعَاوٌ تھی، الف زائدہ کے بعد آخر کلمہ میں ہونے کی وجہ سے واؤ کو ہمزہ میں بدل دیا گیا اور دُعَاءٌ بن گیا۔ لغت میں اس کے معنی بلانا، پکارنا، عبادت کرنا، مدد طلب کرنا

(۱) البقرة، ۲: ۱۸۶

(۲) غافر، ۴۰: ۶۰

اور سوال کرنا وغیرہ کے ہیں۔[1]

قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر لفظ دعا مذکورہ بالا معانی میں استعمال ہوا ہے۔ چند آیات درج ذیل ہیں:

۱۔ وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ط اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّهُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ○[2]

''اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر (پختہ) یقین رکھیں تاکہ وہ راہِ (مراد) پا جائیں○''

۲۔ اُدۡعُوۡا رَبَّکُمۡ تَضَرُّعًا وَّ خُفۡیَۃً ط اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ○[3]

''تم اپنے رب سے گڑگڑا کر اور آہستہ (دونوں طریقوں سے) دعا کیا کرو، بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا○''

۳۔ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ ط اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِیۡ سَیَدۡخُلُوۡنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیۡنَ○[4]

''اور تمہارے رب نے فرمایا ہے تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے○''

(۱) ابن منظور، لسان العرب، ۱۴: ۲۵۷
(۲) البقرۃ، ۲: ۱۸۶
(۳) الاعراف، ۷: ۵۵
(۴) غافر، ۴۰: ۶۰

۴۔ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللهِ ط قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○[۱]

”بلکہ وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور فرماتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) وارث و جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور بھی) معبود ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو ○“

دُعا کی اصطلاحی تعریف

دعا کا اصطلاحی مفہوم واضح کرتے ہوئے امام ابن حجر عسقلانی (۷۷۳۔ ۸۵۴ھ) ”فتح الباری“ میں علامہ طیبی علیہ الرحمۃ کا قول نقل کرتے ہیں:

هُوَ إِظْهَارُ غَايَةِ التَّذَلُّلِ وَالاِفْتِقَارِ إِلَى اللهِ وَالْاِسْتِكَانَةِ لَهُ۔[۲]

”اللہ ﷻ کی بارگاہ میں غایت درجہ تواضع، محتاجی اور عاجزی وانکساری کا اظہار کرنا دعا کہلاتا ہے۔“

صوفیاء کرام کے نزدیک دعا سے مراد درج ذیل اُمور ہیں:

۱۔ حیاء کی زبان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے آنے کا نام دعا ہے۔

۲۔ دعا گناہوں کو ترک کر دینے کا نام ہے۔

۳۔ دعا محبوب سے ملاقات کے لئے اشتیاق کی ترجمانی ہے۔

۴۔ دعا محبوبِ حقیقی سے ایک قسم کی باہمی پیغام رسانی ہے۔ جب تک یہ سلسلہ قائم رہے، تب تک معاملہ ٹھیک رہتا ہے۔[۳]

---

(۱) النمل، ۲۷: ۶۲

(۲) ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۹۵

(۳) قشیري، الرسالة القشیریة: ۲۷۰

دعا کی اَہمیت و فضیلت

خوشی اور غمی کے اثرات قبول کرنا انسانی فطرت میں شامل ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی شخص خوشی کے لمحات میں خدائے عظیم کے حضور ہدیہ تشکر بجا لائے یا نہ لائے لیکن غمی اور پریشانی کے عالم میں وہ اپنے پروردگار کو نہیں بھولتا۔ اس وقت اس کے نہاں خانۂ دل سے فریاد نکلتی ہے، اس کے ہاتھ بے ساختہ دعا کے لئے اٹھ جاتے ہیں اور اس کا سرعجز و نیاز کی حالت میں خشوع و خضوع سے سجدے میں جھک جاتا ہے۔ اس غائت درجہ اضطراری و بے اختیاری کی کیفیت میں اس کے ہونٹ ہلنے لگتے ہیں اور وہ گڑگڑا کر عاجزی و بے چارگی کی حالت میں اپنے پروردگار کو پکارنے لگتا ہے اور اس کے ہونٹوں پر آنے والے کلمات جو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے نکلتے ہیں دعا کا روپ دھار لیتے ہیں۔

دعا مانگنے کا عمل رقت انگیزی اور اثر آفرینی کے اعتبار سے اس قدر کیف و لذت اور سوز و ساز کا حامل ہے اور انسان اپنے آپ کو اپنے خالق مالک سے اس درجہ قریب محسوس کرتا ہے کہ بار بار مانگنا اس کو گراں نہیں گزرتا اور وہ اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا بلکہ اس کی کیفیت و حلاوت دو چند ہو جاتی ہے۔ تجربہ اس اَمر پر شاہد ہے کہ محض سعی پیہم اور جدو جہد پر بھروسہ کرنا ہی کافی نہیں بلکہ کامیابی کے حصول کے لئے دعا کی ناگزیریت و اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انسان بھرپور کاوش اور سعی و عمل کے باوصف ہر قدم پر نصرت و تائیدِ الٰہی کا محتاج ہے۔ مشاہدہ بتاتا ہے کہ باوجود اپنی تمام تر عقل و دانش اور فہم و فراست کے زیرک سے زیرک انسان بھی اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنانے میں ناکام ہو جاتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مشہور قول - **عرفت ربّی بفسخ العزائم** (میں نے اپنے پروردگار کو ارادوں کے ٹوٹنے سے پہچانا) - اسی حقیقت کا آئینہ دار ہے۔ دعا ہمارے ارادوں، آرزوؤں اور خواہشوں میں قوت و توانائی پیدا کرتی اور راہِ عمل میں پیش آنے والی مشکلات اور رنج و آلام کو دور کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ دعا سے دل کو طمانیت و سکون کی دولت نصیب ہوتی ہے اور وہ بحالتِ دعا بندہ اپنے خالق و مالک کے انتہائی

قریب ہوتا ہے۔ اس حال میں رحمتِ ایزدی اس کے شریک حال ہو جاتی ہے۔

ایک سچے مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ تنگی اور آسانی ہر حال میں بارگاہِ صمدیّت میں دستِ دعا دراز کرے۔ دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو صرف مصیبت اور پریشانی کے وقت اللہ کو یاد کرتے اور اس کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ مگر جب مصیبت ٹل جاتی ہے تو دعا کا دامن چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ عمل اللہ ﷻ کو نا پسند ہے۔ قرآن حکیم ایسے لوگوں کی مذمت میں فرماتا ہے:

۱۔ **وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ج فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ط كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَo**(۱)

’’اور جب (ایسے) انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں اپنے پہلو پر لیٹے یا بیٹھے یا کھڑے پکارتا ہے پھر جب ہم اس سے اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ (ہمیں بھلا کر اس طرح) چل دیتا ہے گویا اس نے کسی تکلیف میں جو اسے پہنچی تھی ہمیں (کبھی) پکارا ہی نہیں تھا۔ اسی طرح حد سے بڑھنے والوں کے لئے ان کے (غلط) اَعمال آراستہ کر کے دکھائے گئے ہیں جو وہ کرتے رہے تھے۔‘‘

۲۔ قرآن حکیم نے ایک اور مقام پر انسان کی اس بری خصلت کو یوں بیان فرمایا:

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ۔(۲)

’’اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے پکارتا ہے پھر جب (اللہ) اُسے اپنی جانب سے کوئی نعمت بخش دیتا

(۱) یونس، ۱۰: ۱۲

(۲) الزمر، ۳۹: ۸

ہے تو وہ اُس (تکلیف) کو بھول جاتا ہے جس کے لئے وہ پہلے دعا کیا کرتا تھا۔‘‘

ا۔ دعا مانگنے کی ترغیب

دعا اپنے دامن میں اس قدر خوبیاں اور فوائد سمیٹے ہوئے ہے کہ دنیا میں شاید ہی کوئی مذہب ایسا ہو جس نے دعا کی ترغیب نہ دی ہو۔ دعاء مانگنا دراصل بارگاہِ الٰہیہ میں اپنی عبودیت و مسکنت، عجز و نیاز، فقر و احتیاج کا اظہار اور اس امر کا اعلان ہے کہ دعا مانگنے والا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا محتاج سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں مختلف طریقوں سے دعا کی تلقین و ترغیب فرمائی ہے اور اسے قبول کرنے کا حتمی وعدہ بھی فرمایا ہے۔ اس حوالے سے چند آیات کریمہ درج ذیل ہیں:

ا۔ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ لا فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ٥(۱)

’’اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہِ (مراد) پا جائیں٥‘‘

۲۔ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ٥(۲)

’’اور زمین میں اس کے سنور جانے (یعنی ملک کا ماحولِ حیات درست ہو جانے) کے بعد فساد انگیزی نہ کرو اور (اس کے عذاب سے) ڈرتے ہوئے اور (اس کی رحمت کی) امید رکھتے ہوئے اس سے دعا کرتے رہا کرو، بیشک

(۱) البقرہ، ۲: ۱۸۶

(۲) الاعراف، ۷: ۵۶

اللہ کی رحمت احسان شعار لوگوں (یعنی نیکوکاروں) کے قریب ہوتی ہے o‘‘

۳۔ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَo(۱)

’’اور تمہارے رب نے فرمایا ہے تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گےo‘‘

۴۔ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ط ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللهِ ط قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَo(۲)

’’بلکہ وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور فرماتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) وارث و جانشین بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور بھی) معبود ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو o‘‘

مذکورہ بالا آیات کریمہ کی تائید میں احادیث مبارکہ میں بھی کثرت سے دعا کی اہمیت و فضیلت بیان ہوئی ہے اور اللہ ﷻ سے دعا مانگنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

۱۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

سَلُوا اللهَ من فَضْلِهِ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ، وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنتظَارُ الْفَرَجِ۔(۳)

(۱) المومن، ۴۰: ۶۰

(۲) النمل، ۲۷: ۶۲

(۳) ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب الدعوت، باب في انتظار الفرج وغير ذلك، ۵: ۵۳۲، رقم: ۳۵۷۱

”اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو! بیشک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت (صبر کے ساتھ) فراخی کا انتظار ہے۔“

۲۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا عِبَادِی! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِي صَعِيْدٍ وَاحِدًا فَسَألُوْنِی. فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِی إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحرَ. (۱)

”اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر اور تمہارے انسان اور جن کسی ایک جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو جو کچھ میرے پاس ہے اس سے صرف اتنا کم ہوگا جس طرح سوئی کو سمندر میں ڈال کر (نکالنے سے) اس میں کمی ہوتی ہے۔“

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ. (۲)

”جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے، وہ خوش حالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے۔“

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں دستِ طلب دراز

---

(۱) مسلم، الصحيح، كتاب البر و الصلة و الأدب، باب تحريم الظلم، ۴: ۱۹۹۴، رقم: ۲۵۷۷

(۲) ترمذی، السنن، أبواب الدعوات، باب ماجاء أن دعوة المسلم مستجاب، ۵: ۴۶۲، رقم: ۳۳۸۲

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

نہ کرنے والے کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ ﷻ يَغْضَبْ عَلَيْهِ. (۱)

’’جو شخص اللہ تعالیٰ سے (دعا) نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔‘‘

امام قشیری علیہ الرحمۃ (۳۷۶۔۴۶۵ھ) حضرت سہل بن عبد اللہ علیہ الرحمۃ کا فرمان نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرکے فرمایا: مجھ سے باتیں کرو۔ اگر یہ نہ کرسکو تو میری طرف دیکھو۔ اگر یہ بھی نہ کرسکو تو میری بات کو سنو۔ اگر یہ بھی نہ کرسکو۔ تو میرے دروازے پر رہو اور اگر یہ بھی نہ کرسکو تو میرے پاس اپنی ضرورتوں کو لاؤ۔ (۲)

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ ’’فتوح الغیب‘‘ میں دعا کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اے بندہ مومن! یہ نہ کہہ کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کروں گا کیونکہ جو میری قسمت میں ہے چاہے مانگوں یا نہ مانگوں وہ مجھے مل جائے گا۔ بلکہ اے بندے! دنیا و آخرت کی ہر وہ بہتر چیز جس کی تجھے حاجت ہے بشرطیکہ وہ حرام یا فساد کا سبب نہ ہو، اللہ تعالیٰ سے طلب کر۔ یہ نہ کہہ کہ میں اس سے سوال کرتا ہوں اور میرا سوال شرفِ قبولیت حاصل نہیں کرتا۔ اس لیے میں اس سے سوال نہیں کرتا۔ اے بندہ خدا! ہمیشہ تو اپنے رب سے مانگتا رہ۔ وہ چیز جس کا تو سوال کرتا ہے۔ اگر تیری قسمت میں ہے تو تیری دعا کے بعد تجھے عطا کردی جائے گی۔ اس وقت یہ عطا تیری توحید میں استقامت پیدا کرے گی اور مخلوق سے بے نیازی، ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اسی کی ذات پاک تمام

---

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب: منه (۲)، ۵: ۴۵۶، رقم: ۳۳۷۳

(۲) قشیري، الرسالة القشیرية: ۲۶۴

حاجات کی روائی کا باعث بن کر ایمان و یقین میں اضافہ کرے گی۔ اگر وہ چیز تیری قسمت میں نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے تجھے بے نیازی اور حالتِ فقر میں رضا مندی کی عظیم دولت عطا کرے گا۔ اگر محتاجی اور بیماری ہے تو تجھے اس میں راضی کرے گا اور اگر تو مقروض ہے تو قرض خواہ کو سختی سے نرمی اختیار کرنے یا تیری سہولت تک تاخیر کرنے یا معاف کرنے یا کم کر دینے پر مائل کر دے گا۔ ہاں یہ بھی ہوسکتا ہے۔ اگر وہ قرض دنیا میں نہ دیا تو آخرت میں عظیم ثواب عطا فرمائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے، بے نیاز اور رحیم ہے اپنے بندہ سائل کو ناامید نہیں کرتا۔ اس کا فائدہ انسان کو ضرور پہنچتا ہے، دنیا میں ملے چاہے آخرت میں۔‘‘(۱)

۲۔ بارگاہِ اُلوہیّت میں دعا کی قدر و قیمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ شَیْءٌ أَکْرَمَ عَلَی اللهِ تَعَالَی مِنَ الدُّعَاءِ۔ (۲)

’’اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ کوئی چیز محترم و مکرم نہیں ہے۔‘‘

۳۔ دعا ہر عبادت کا مغز ہے

دعا خواہ طلبِ مغفرت و بخشش کے لئے ہو یا کسی حاجت روائی اور ضرورت کو پورا کرنے کے ہو وہ بہر صورت عبادت ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

(۱) عبد القادر جیلانی، فتوح الغیب: ۸۸، ۸۹

(۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب ما جاء فی فضل الدعاء، ۵: ۳۸۵، رقم: ۳۳۷۰

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۵۱، رقم: ۸۷۰

الدُّعَاءُ هو العِبَادَةُ۔(۱)

’’دعا عبادت ہے۔‘‘

دعا نہ صرف خود عبادت ہے بلکہ ہر عبادت کا خلاصہ اور مغز ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الدُّعَاءُ مُخُّ العِبَادَةِ۔(۲)

’’دعا عبادت کا مغز ہے۔‘‘

۴۔ دعا قضائے حاجات کی چابی ہے

دعا قضائے حاجات کی چابی، فاقہ کشوں کے لئے سامانِ راحت، مجبوروں کے لئے جائے پناہ اور حاجت مندوں کے لئے آرام کا سبب ہے۔ ایک مشہور مقولہ ہے:

الدّعاء مفتاحُ الحاجة، و أسنانه لقم الحلال۔(۳)

’’دعا حاجت کی کنجی ہے اور اس کے دندانے حلال کے لقمے ہیں۔‘‘

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ في العُمرِ إِلَّا البِرُّ۔(۴)

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة البقرہ، ۵: ۸۰، رقم: ۲۹۶۹

۲۔ أبوداود، السنن، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء، ۱: ۵۵۰، رقم: ۱۴۷۹

(۲) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعا، ۵: ۳۸۶، رقم: ۳۳۷۱

(۳) قشیري، الرسالة القشیریة: ۲۶۷

(۴) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب القَدَر، باب ماجاء لَا يَرُدُّ القدرَ إِلَّا الدُّعاء، ۴: ۱۸، رقم: ۲۱۳۹

’’تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے اور نیکی ہی سے عمر بڑھتی ہے۔‘‘

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’زمین پر رہائش پذیر کوئی مسلمان جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عطا فرماتا ہے یا اس سے اس کی مثل برائی دور کر دیتا ہے۔ جب تک گناہ یا قطع رحم (رشتہ داری ختم کرنے) کی دعا نہ کی ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا (یا رسول اللہ) اب تو ہم بہت مانگیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔‘‘(۱)

امام قشیری علیہ الرحمۃ (۳۷۶۔۴۶۵ھ) حضرت عبد اللہ علیہ الرحمۃ کا قول نقل کرتے ہیں: ’’ایک بار میں حضرت جنید علیہ الرحمۃ کے پاس تھا کہ ایک عورت نے آ کر عرض کیا: میرا بیٹا گم ہوگیا ہے۔ آپ دعا فرمائیں۔ آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا: جاؤ صبر کرو، وہ چلی گئی اور اگلے دن اپنے مطلب کو دوبارہ بیان کیا۔ حضرت جنید علیہ الرحمۃ نے پھر وہی جواب دیا کہ جاؤ صبر کرو۔ عورت چلی گئی مگر پھر واپس آ گئی۔ اس طرح اس نے کئی بار کیا اور حضرت جنید علیہ الرحمۃ نے ہر بار یہی کہا کہ صبر کرو۔ آخر کار اس نے کہا: اب میرے صبر کا پیمانہ چھلک چکا ہے اور مزید صبر کی طاقت نہیں ہے۔ لہٰذا میرے لیے دعا فرما دیں۔ حضرت جنید علیہ الرحمۃ نے فرمایا: اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو جاؤ تمہارا بیٹا واپس آ چکا ہے۔ وہ گئی تو اس کا بیٹا آ چکا تھا۔ پھر وہ شکریہ ادا کرنے کے لئے حضرت جنید علیہ الرحمۃ کے پاس آئی۔ دریافت کیا گیا کہ آپ علیہ الرحمۃ نے کیسے معلوم کرلیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ۔(۲)

’’بلکہ وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے

(۱) ترمذی الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب في انتظارِ الفرج وغیر ذلك، ۵: ۵۳۳، ۵۳۴، رقم: ۳۵۷۳

(۲) النمل، ۲۷: ۶۲

اور تکلیف دور فرماتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) وارث و جانشین بناتا ہے۔‘‘(۱)

۵۔ دعا بنیادی ضرورتوں کی کفیل ہے

انسانی معاشرے میں بہت کم لوگ اتنے مضبوط اعصاب کے مالک ہوں گے جو زندگی کی مشکلات جھیلنے کے اکیلے ہی متحمل ہوسکیں۔ بعض اوقات پریشانیاں اس قدر داخلی اور شخصی نوعیت کی ہوتی ہیں کہ انسان ان کا ذکر اپنے کسی عزیز ترین دوست اور رشتہ دار سے کرتے ہوئے بھی جھجکتا ہے۔ دعا غموں اور پریشانیوں کے اس بوجھ کو کم کرنے کا بہترین اور آسان ذریعہ ہے۔ یہ ہماری بنیادی ضرورتوں کی کفیل بن کر ہمیں احساسِ تنہائی سے نکالتی ہے۔ یہ امرِ مشاہدہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی وجہ سے اعصابی تناؤ کا شکار ہو یا کسی روحانی کرب میں مبتلا ہو تو ماہرِ نفسیات اسے ان تکالیف و مشکلات کو کسی اپنے کے سامنے بیان کرنے کا مشورہ دے گا۔ اس کا مقصد اس شخص کے دل و دماغ پر موجود بوجھ کو ہلکا کرنا ہوتا ہے۔ دعا میں بھی انسان اپنے مالکِ حقیقی کے سامنے جو دلوں کے بھید بھی جانتا ہے اپنی مشکلات کا ذکر کرتا ہے۔ اس عمل سے اسے ذہنی آسودگی نصیب ہوتی ہے اور دل سے بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی اس امر کی تلقین فرمائی ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی حاجت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سَلوا اللہ ما بدالکم من حوائجکم حتی شِسع النّعل فإنّہ إن لم يُيَسرہ لم يَتيَسَّرُ۔ (۲)

’’اپنی ضروریات میں سے جو بھی مانگنا چاہتے ہو اللہ سے مانگو یہاں تک کہ اپنے

(۱) قشیري، الرسالۃ القشیریۃ: ۲۶۴

(۲) بیہقی، شعب الإیمان، ۲: ۴۱، رقم: ۱۱۱۸

جوتے کا تسمہ بھی (اسی سے مانگو) کیونکہ اگر اس کی (عطا کرنے میں) رضا نہ ہوتو وہ (جوتے کا تسمہ) بھی میسر نہ ہو۔‘‘

حضرت بکر بن عبد اللہ المزنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے:

سَلُوْا اللهَ حَوَائِجَكُمْ حَتىَّ الْمِلْح۔(۱)

’’اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات کا سوال کرو خواہ وہ نمک ہی کیوں نہ ہو۔‘‘

۶۔ دعا شرک سے بچاؤ کا ذریعہ ہے

امام بخاری علیہ الرحمۃ ’’الأدب المفرد‘‘ میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں: ’’میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! شرک کا حصہ تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے بھی خفیف تر ہوتا ہے۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے کے علاوہ اور بھی کسی صورت میں شرک ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ شرک کا حصہ چیونٹی کی چال سے بھی خفیف تر ہوتا ہے۔ کیا تمہیں وہ دعا نہ بتا دوں کہ اگر وہ اپنا معمول بنا لیا کرو تو شرک کا قلیل و کثیر سب تم سے دفع ہو جائے، فرمایا:

قل اللّٰهُمَّ إِنّي أعُوذُ بكَ أن أشرك بكَ و أنا أعلم، و أستغفرك لما لا أعلم۔(۲)

’’کہو اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں جان بوجھ کر

(۱) بیہقی، شعب الإیمان، ۲: ۴۲، رقم: ۱۱۲۰

(۲) بخاری، الأدب المفرد: ۱۸۶

تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں اور جو میں نہیں جانتا ہوں اس کے لئے تجھ سے مغفرت کا طالب ہوں۔‘‘

۷۔ دعا بخشش و مغفرت کا ذریعہ ہے

دعا لمحہ بہ لمحہ ہماری زندگی کی ساتھی اور انیسِ جاں ہے۔ دعا نہ صرف زندگی میں قدم قدم پر ہمارا سہارا بنتی ہے بلکہ عالمِ برزخ میں بھی ہماری ترقی مدارج کا باعث بنے گی۔

امام ترمذی علیہ الرحمۃ (۲۱۰۔۲۷۹ھ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثِ قدسی نقل کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ عَلَى مَا کَانَ فِيْکَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّکَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تُشْرِکُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. (۱)

’’اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور امید رکھے گا جو کچھ بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کے برابر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً میں زمین بھر کے برابر تجھے بخشش عطا کروں گا۔‘‘

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب فی فضل التوبة والاستغفار، ۵: ۵۰۹، رقم: ۳۵۴۰

امام مسلم علیہ الرحمۃ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی دعائے مغفرت کے متعلق حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں: ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب اہل یمن میں سے کوئی کمک آتی تو وہ ان سے سوال کرتے۔ کیا تم میں کوئی اویس بن عامر ہے۔ حتی کہ ایک دن حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آ گئے، حضرت عمر نے کہا: کیا آپ اویس بن عامر ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! فرمایا۔ کیا آپ قبیلہ مراد سے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا آپ قرن سے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا آپ کو برص کی بیماری تھی؟ اور ایک درہم کے برابر داغ رہ گیا ہے۔ اور باقی داغ ختم ہوگئے ہیں انہوں نے کہا ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ اہلِ یمن کی امداد کے ساتھ تمہارے پاس قبیلہ مراد سے قرن کا ایک شخص آئے گا۔ جن کا نام اویس بن عامر ہوگا، ان کو برص کی بیماری تھی اور ایک درہم کی مقدار کے علاوہ باقی ٹھیک ہوچکی ہوگی۔ قرن میں ان کی والدہ ہیں جن کے ساتھ وہ نیکی کرتے ہیں اگر وہ کسی چیز پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا کرے گا۔ اگر تم سے ہوسکے تو تم ان سے مغفرت کی دعا کروانا، سو اب آپ میرے لیے مغفرت کی دعا کیجئے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کیا۔''(۱)

مذکورہ بالا آیاتِ کریمہ اور احادیثِ مبارکہ سے دعا کی اہمیت و فضیلت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ انسان لاکھ عبادت و ریاضت کرلے معلوم نہیں کہ وہ شرفِ قبولیت پا سکے گی یا نہیں، لیکن اگر وہ عبادات کے ساتھ اللہ کے حضور گڑ گڑا کر دعائیں بھی کرے تو اللہ عزوجل مانگنے والوں کو محبوب رکھتا ہے، وہ اس کی بخشش کا سامان پیدا فرما دیتا ہے۔

شرائطِ دعا

اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں دستِ سوال دراز کرنے والے بندے کی دعا کو ضرور سنتا

(۱) مسلم، الجامع الصحیح، کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل أویس قرنی رضی اللہ عنہ، ۴: ۱۹۶۸ء رقم: ۲۵۴۲

اور قبول فرماتا ہے، بلکہ اس رحیم و کریم ذات نے اپنے بندوں کی دعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ (۱)

''اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے۔''

ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں فرماتا۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے وعدے میں سچا ہے تو پھر بسا اوقات دعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟ دعا کی بظاہر عدم قبولیت پر غور وخوض سے واضح ہوتا ہے کہ انسان کی بعض دعائیں کسی نہ کسی حکمت کی بناء پر قبول نہیں ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ کسی حکمت کی وجہ سے اپنے بندے کی کوئی ایسی دعا قبول نہیں فرماتا جس کے نتیجے میں اسے شرمندگی یا مصیبت کا سامنا کرنا پڑے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے سے محبت و رحمت کی نشانی ہے۔

حضور سیدنا غوث الاعظم عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ (۴۷۰۔۵۶۱ھ) ''فتوح الغیب'' میں فرماتے ہیں: ''تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ قبولیتِ دعا کی تاخیر کی وجہ سے اپنے رب سے اظہارِ ناراضگی کرتے ہوئے کہتے ہو کہ مخلوق سے سوال کرنا تو ہم پر حرام کر دیا گیا ہے اور خدا سے سوال کرنا فرض قرار دیا گیا۔ لیکن جب ہم اُس سے دعا کرتے ہیں تو وہ قبول نہیں فرماتا۔ اس بارے میں تم سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا تم آزاد ہو یا غلام ہو؟ اگر تم خود کو آزاد بتاتے ہو تو کافر ہو اور اگر غلام کہتے ہو تو تم سے کہا جاتا ہے کہ تم قبولیتِ دُعا کی تاخیر پر اپنے آقا پر کیوں تہمت لگاتے ہو۔ اور جو اپنی مخلوق کے تمام احوال سے باخبر

(۱) البقرة، ۲: ۱۸۶

ہے اس کی رحمت و حکمت میں جو تمہارے اور مخلوق کے لئے عام ہے مشکوک کیوں ہو؟‘‘(۱)

اور اگر تم خدا پر الزام نہ لگاتے ہوئے تاخیرِ دعا کے سلسلے میں اس کی حکمت و مصلحت اور ارادے کا اعتراف و اقرار کرتے ہو تو تم پر خدا کی شکر گذاری واجب ہے۔ اس لئے کہ اس نے تمہارے لئے صالح اور بہتر شے کو اختیار کر کے اس میں سے فساد کو دور کر دیا۔ لہٰذا اگر ایسی شکل میں بھی تم اس کو موردِ الزام ٹھہراتے ہو ہو تو اپنے اس اتہمام کی وجہ سے تم کافر ہو۔ اس لئے کہ تم اس کی جانب ظلم کو منسوب کر رہے ہو۔ جب کہ نہ تو وہ اپنے بندوں پر ظلم کرتا ہے اور نہ ظلم کو پسند فرماتا ہے۔ اور کسی پر اس کا ظلم کرنا اس وجہ سے بھی محال ہے کہ وہ مالک ہے اور جو کسی شئے کا مالک ہوتا ہے اس کے نام کے ساتھ ظلم کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے کہ ظالم اس کو کہتے ہیں کہ جو بلا اجازت کسی کی ملکیت میں تصرف کرتا ہو۔ لہٰذا تمہارے لئے خدا تعالیٰ کے فعل میں ناراضگی کا راستہ مسدود کر دیا گیا ہے۔ گویا کہ یہ شئے ظاہری اعتبار سے تمہاری طبیعت نفسانی خواہشات کے خلاف ہے۔ اس کے باوجود تمہارے لئے صبر و شکر اور مواقف ضروری ہے۔ اور تمہیں اظہارِ ناراضگی، بہتان طرازی اور رعونتِ نفس پر قیام کو ترک کر دینا چاہیے۔ اور وہ خواہشات جو تمہیں خدا کی راہ سے گمراہ کرنے والی ہیں ان سے بھی گریز کرنا چاہیے۔ اور ہمیشہ صدق دلی و التجا کے ساتھ دعاؤں میں مشغول رہتے ہوئے اپنے رب سے حسنِ ظن کے ساتھ کشادگی اور اس کے وعدہ کی صداقت کا انتظار کرتے رہو۔ اور اس سے شرم و غیرت کے ساتھ اس کے احکام کی موافقت اور اس کی وحدانیت کا تحفظ کرتے رہو اور تعمیلِ احکام میں عجلت سے کام لیتے ہوئے قضا و قدر کے نزول کے وقت مردہ بن جاؤ۔ اور اگر تم خدا پر بہتان طرازی اور بدظنی کو جزوِ لازم تصور کرتے ہو تو اس کا محرک صرف تمہارا نفس ہے۔ جو خدا کی نافرمانی اور برائیوں کا حکم دینے والا ہے اس لئے بہتان اور اتہام کا خدا کے بجائے وہ خود مستحق ہے۔ لہٰذا خدا تعالیٰ کے بجائے اپنے ہی نفس کی طرف ظلم کو منسوب کرنا زیادہ

(۱) عبد القادر جیلانی، فتوح الغیب: ۸۷

مناسب ہے۔ اس لئے تمہارا فرض ہے کہ نفس کی موافقت و محبت اور اس کی رضا مندی اور اس کی بات تسلیم کرنے سے گریزاں رہو۔ کیونکہ وہ خدا اور تمہارا دونوں کا دشمن ہے اور جو خدا کا اور تمہارا دشمن ہوگا وہ شیطان لعین کا دوست، اس کا جاسوس اور جانشین ہوگا۔ خدا تعالیٰ سے خائف رہو۔ خائف رہو۔ خائف رہو۔ پرہیز کرتے رہو۔ پرہیز کرتے رہو۔ نجات حاصل کرو اور تمہیں چاہیے کہ ظلم و اتہام کو اپنے نفس کی جانب منسوب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد رکھو:

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا○(۱)

”اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لے آؤ، اور اللہ (ہر حق کا) قدر شناس ہے (ہر عمل کا) خوب جاننے والا ہے○“

ان کے علاوہ اور بہت سی آیات و احادیث موجود ہیں لہٰذا تمہیں چاہیے کہ اپنے نفس کے دُشمن بن کر ہمیشہ اس سے جھگڑا کرتے رہو اور سپاہی بن کر تلوار لئے ہوئے اس سے جنگ کرو۔ کیونکہ یہی خدا کے دشمنوں میں سب سے بڑا دشمن ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا:

”اے داؤد! خواہشات نفس کو ترک کر دو۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر مجھ سے جھگڑا کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔“(۲)

احادیثِ مبارکہ میں قبولیتِ دعا کی کچھ شرائط بیان ہوئی ہیں مثلاً حرام کھانے پینے سے بچنا، غفلت اور سستی کا مظاہرہ نہ کرنا اور جلد بازی سے گریز کرنا وغیرہ۔ اس کے علاوہ چند اہم شرائط احادیث کی روشنی میں درج ذیل ہیں:

---

(۱) النساء، ۴: ۱۴۷

(۲) عبد القادر جیلانی، فتوح الغیب: ۸۸

۱۔ دعا میں اخلاصِ نیت

رحمتِ الٰہیہ پر ایمانِ کامل اور اخلاص کے ساتھ دستِ دعا دراز کرنا قبولیتِ دعا کی اولین شرط ہے۔ جس طرح دیگر عبادات میں اخلاص ضروری ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کا انحصار بھی اخلاص پر ہے۔ اس سلسلہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِکَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝(۱)

’’حالانکہ انہیں فقط یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اسی کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں، (ہر باطل سے جدا ہوکر) حق کی طرف یکسوئی پیدا کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی سیدھا اور مضبوط دین ہے۝‘‘

دعا کی قبولیت کے باب میں خدائے رحمان کی رحمت پر ایمان اور یقین ضروری ہے جس قدر اس کی رحمتِ عامہ پر ایمان اور ایقان راسخ ہوگا اسی قدر دعا جلد قبول ہوگی۔ قرآن حکیم نے بھی قبول دعا کے لئے اخلاص کا ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔(۲)

’’وہی زندہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس تم اس کی عبادت اُس کے لئے طاعت و بندگی کو خالص رکھتے ہوئے کیا کرو۔‘‘

کتبِ سماویہ کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ رحمتِ حق کا دریا ہر

---

(۱) البینۃ، ۹۸: ۵

(۲) المؤمن، ۴۰: ۶۵

اس شخص کے لئے موجزن ہے جو اس کا متلاشی اور پیاسا ہو۔ قدرت خود مانگنے کے طریقے سکھاتی ہے اور صرف طریقے ہی نہیں بلکہ دعا کے الفاظ بھی عطا فرماتی ہے۔ جب ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام سے جنت میں بھول ہوگئی تو روئے زمین پر اترنے کے بعد بے بسی کے عالم میں ان کی نگاہیں رحمتِ خداوندی کی طرف اٹھی۔ نگاہ کے اٹھنے کی دیر تھی کہ رحمتِ الٰہی نے آگے بڑھ کر دست گیری کی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کلماتِ مغفرت سیکھنے کی طلب کی تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوا:

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِن رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ (۱)

’’پھر آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے (عاجزی اور معافی کے) چند کلمات سیکھ لئے پس اللہ نے ان کی توبہ قبول فرما لی، بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○‘‘

تجربہ شاہد ہے کہ بے توجہی سے جو کام کیا جائے وہ کبھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتا۔ اس لئے دعا میں بھی توجہ اور شوق کا ہونا ازبس ضروری ہے۔ اس کی تائید درج ذیل حدیثِ مبارکہ سے ہوتی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اُدْعُوا اللهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ۔ (۲)

’’اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ

(۱) البقرہ، ۲: ۳۷

(۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب الدعوات، باب جامع الدعواتِ عن النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۵: ۵۱۷، رقم: ۳۴۷۹

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۱۷۷، رقم: ۶۶۵۵

غافل دل سے دعا قبول نہیں فرماتا۔‘‘

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ کسی ریاکار اور دل لگی کرنے والے کی دعا قبول نہیں فرماتا بلکہ اس دعا کو قبول کرتا ہے جو سائل کے دل سے نکلے۔‘‘(۱)

لٰہذا بندے کے لئے ضروری ہے کہ وہ رحمتِ الٰہیہ سے کبھی مایوس نہ ہو۔ جب پُر امید ہو کر خالصتہً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر دعا کی جائے گی تو قبول ہو گی۔

امام قشیری علیہ الرحمۃ اس حوالے سے ایک روایت نقل کرتے ہیں: ’’حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو گڑ گڑا کر دعا کر رہا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یا الٰہی! اگر تیرے اس بندے کی حاجت میرے پاس ہوتی تو میں پوری کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی۔ اے موسیٰ! میں تم سے زیادہ اس پر رحم کرنے والا ہوں مگر وہ پکارتا مجھے ہے اور اس کا دل اپنی بکریوں میں اٹکا ہوا ہے۔ میں کسی ایسے بندے کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل میرے سوا کسی اور کے پاس ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات اس شخص سے کہہ دی۔ پھر اس نے خالص اللہ کی طرف متوجہ ہو کر دل سے دعا کی تو اس کی دعا قبول ہوئی۔‘‘

امام قشیری علیہ الرحمۃ ہی کی نقل کردہ ایک اور روایت میں ہے کہ کسی نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: ’’کیا بات ہے کہ ہم دعا مانگتے ہیں مگر ہماری دعا قبول نہیں ہوتی؟‘‘ انہوں نے فرمایا: ’’اس لئے کہ تم ایسے خدا کو پکارتے ہو جسے تم پہچانتے ہی نہیں۔‘‘(۲)

---

(۱) ۱۔ بخاری، الأدب المفرد، ۲: ۶۵
۲۔ ابن مبارک، الزھد: ۸۳

(۲) قشیري، الرسالة القشیریة: ۲۶۷

۲۔ رزقِ حلال

قبولیتِ دعا کے لئے رزقِ حلال شرط ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ج وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ○(۱)

’’(اورتم سے فرمایا) ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جن کی ہم نے تمہیں روزی دی ہے اور اس میں حد سے نہ بڑھو ورنہ تم پر میرا غضب واجب ہوجائے گا، اور جس پر میرا غضب واجب ہوگیا سو وہ واقعی ہلاک ہوگیا○‘‘

ایک مقام پر حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

یا سعد! أطب مطعمک تکن مستجاب الدّعوۃ۔(۲)

’’اے سعد! اپنی کمائی پاک رکھو تمہاری دعا قبول ہوگی۔‘‘

حدیثِ نبوی ﷺ سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ جب تک انسان کا کھانا پینا پاکیزہ اور حلال نہ ہو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ موجودہ زمانے میں دعا کے قبول نہ ہونے کا ایک سبب اکلِ حرام بھی ہے۔ حرام کھا کر رَبَّنَا (اے ہمارے پالنے والے) کہہ کر اللہ کے حضور دستِ دعا دراز کرنا خلافِ ادب بلکہ سوءِ ادب ہے۔ ہمارے اسلاف اکلِ حلال کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ اس لئے ان کی دعائیں بھی قبول ہوتی تھیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک چیز کے سوا اور کسی چیز کو قبول نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو حکم دیا تھا اور فرمایا: اے رسولو!

(۱) طه، ۲۰: ۸۱

(۲) ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۲۹۱

پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو، میں تمہارے کاموں سے باخبر ہوں اور فرمایا: اے مسلمانو! ہماری دی ہوئی چیزوں سے پاک چیزیں کھاؤ پھر آپ ﷺ نے ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے، اس کے بال غبار آلود ہیں، وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے یا رب! یا رب اور اس کا کھانا پینا حرام ہو، اس کا لباس حرام ہو، اس کی غذا حرام ہو تو اس کی دعا کہاں قبول ہوگی؟''(۱)

امام غزالی علیہ الرحمۃ (۴۵۰۔۵۰۵ھ) نقل کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''ایک بار بنی اسرائیل میں قحط پڑا۔ لوگوں نے بار بار نمازِ استسقاء پڑھی لیکن دعا قبول نہ ہوئی۔ ان کے پیغمبر پر وحی نازل ہوئی کہ ان لوگوں سے کہئے: تم دعا کے لئے تو نکلے ہو لیکن تمہارے بدن ناپاک، پیٹ حرام سے بھرے ہوئے ہیں اور ہاتھ ناحق خون سے آلودہ ہیں۔ جب اس حال میں تم نکلے ہو تو میرا غصہ تم پر اور بڑھ گیا ہے۔ اس لئے میرے سامنے سے دور رہو۔''(۲)

۳۔ گناہوں سے توبہ کرنا

اکثر دعاؤں کے رد ہونے کا سبب دل کی غفلت اور گناہوں کی ظلمت ہے۔ اس لئے دعا مانگنے سے پہلے بارگاہِ الٰہیہ میں معافی مانگنا، اپنے گناہوں کا اقرار کرنا اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا قبولیتِ دعا کے لئے لازمی شرط ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلاً صَالِحاً وَّ اٰخَرَ سَيِّئاًط

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب وتربیتھا، ۲: ۷۰۳، رقم: ۱۰۱۵
۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ البقرۃ، ۵: ۹۵، رقم: ۲۹۸۹

(۲) غزالی، کیمیائے سعادت: ۱۹۷

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○[(۱)]

’’اور دوسرے وہ لوگ کہ (جنہوں نے) اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا ہے انہوں نے کچھ نیک عمل اور دوسرے برے کاموں کو (غلطی سے) ملا جلا دیا ہے، قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول فرما لے، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے ○‘‘

امام غزالی علیہ الرحمۃ حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت نقل کرتے ہیں: ’’حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں ایک سخت قحط پڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ بارش کے لئے دعا کرنے نکلے مگر بارش نہ برسی۔ پھر آپ علیہ السلام تین دن باہر دعا کے لئے جاتے رہے اور بارش نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میں تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی دعا قبول نہیں کروں گا۔ کیونکہ تم میں سے ایک چغل خور ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! مجھے اس شخص کے متعلق بتا دے۔ تاکہ میں اس کو نکال دوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں چغلی کھانے سے منع کرتا ہوں تو خود یہ کام کیسے کروں؟ چناچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمام لوگوں کی توجہ اس طرف دلائی کہ وہ چغل خوری سے توبہ کریں۔ جب سب نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے رحمت کی بارش سے سرفراز فرمایا۔‘‘[(۲)]

حاصلِ کلام یہ ہے کہ دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب وہ تمام شرائط کو ملحوظِ خاطر رکھ کر مانگی جائے اور بندے کے حق میں اس کی قبولیت بہتر ہو، کیونکہ اگر وہ داعی کے حق میں باعثِ نفع نہ ہو تو تمام شرائط پوری کرنے کے باوجود بھی شرفِ قبولیت نہیں پا سکتی۔

(۱) التوبہ، ۹: ۱۰۲

(۲) غزالی، کیمیائے سعادت: ۱۹۷

آدابِ دعا

دعا کے بہت سے آداب ہیں جن کو بجالانا اور ان کا خیال رکھنا سائل اور داعی کے لئے لازمی امر ہے۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے آدابِ دعا کو ظاہری اور باطنی آداب میں تقسیم کیا ہے۔ باطنی آداب میں توبہ، حضورِ قلب، اللہ پر توکل اور ناامیدی سے دوری شامل ہیں جبکہ ظاہری آداب میں نماز، روزہ، صدقہ و خیرات، طہارت، قبلہ رو ہونا، خوشبو لگانا، پست آواز، ہاتھوں کو اٹھانا، دعا کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیرنا، حمد و ثنا اور درود و سلام کو مقدم رکھنا ضروری تقاضے ہیں۔[1]

آدابِ مذکورہ میں سے چند آداب کی تفصیل درج ذیل ہے:

ا۔ قبلہ رُو ہو کر دعا کرنا

قبلہ فضیلت والی جہت ہے جس طرح نماز میں قبلہ رخ منہ کرنا شرط ہے اس طرح دعا میں بھی قبلہ رو ہونا آدابِ دعا میں سے ایک ادب ہے۔ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ’’غزوۂ بدر کے دن حضور نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار تھے اور آپ کے ساتھ تین سو تیرہ (۳۱۳) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہاتھ اٹھا کر باآوازِ بلند اپنے رب سے یہ دعا کی:

اللَّهُمَّ، أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي. اللَّهُمَّ، آتِ مَا وَعَدْتَنِي. اللَّهُمَّ، إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ۔[2]

---

(۱) غزالی، إحیاء علوم الدین، ۱: ۳٦۵

(۲) مسلم، الصحیح، کتاب الجهاد والسیر، باب الإمداد بالملائکة فی غزوة بدر و إباحة الغنائم، ۳: ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، رقم: ۱۷٦۳

’’اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا فرما، اے اللہ! تو نے جس چیز کا مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ عطا فرما، اے اللہ! اہلِ اسلام کی یہ جماعت اگر ہلاک ہوگئی تو پھر روئے زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔‘‘

آپ ﷺ ہاتھ پھیلا کر باآواز بلند مسلسل دعا کرتے رہے حتی کہ آپ ﷺ کے شانوں سے چادر گر گئی۔

۲۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

دونوں ہاتھ اٹھا کر ہتھیلیوں کو منہ کی جانب کرکے دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری اور خاکساری کا اظہار ہے۔ یہ بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

دَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ۔(۱)

’’حضور نبی اکرم ﷺ نے (دعا کے لئے) ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی بغل مبارک کی سفیدی دیکھی۔‘‘

۳۔ خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کرنا

اپنے اوپر خوف وخشیت کی کیفیت طاری کر کے، خشوع وخضوع کے ساتھ گڑگڑا کر دعا مانگنے سے دل کا بوجھ ہلکا ہوجاتا ہے۔ غم و یاس کے بادل جو دل و دماغ پر چھائے ہوتے ہیں وہ اشک بن کر برسنے لگتے ہیں اور دکھ درد کی تلخی کم ہو جاتی ہے۔ تضرع اور عجز و نیاز میں خوف اور طمع کے جذبات اپنی پوری شدت کے ساتھ کارفرما ہوتے ہیں۔ یہ خوف اپنے گناہوں اور اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیشی کے احساس کا نتیجہ ہوتا ہے اور یوں

(۱) بخاری، الصحیح، کتاب الدعوات، باب رفع الأیدي فی الدُّعَاءِ، ۵: ۲۳۳۵، رقم: ۵۹۸۱

حصولِ مغفرت کے طمع کی وجہ سے انسان رحمتِ الٰہی کا زیادہ سے زیادہ مشتاق اور امیدوار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں دونوں طریقوں سے دعا کرنے کا حکم دیا ہے:

اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّ خُفۡيَةً۔(۱)

’’تم اپنے رب سے گڑگڑا کر اور آہستہ (دونوں طریقوں سے) دعا کیا کرو۔‘‘

حضرت ابو دقاق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ’’جب گنہگار روتا ہے تو یوں سمجھو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو اپنا پیغام پہنچا دیا اور اس کے آنسو اس کے دل کی ترجمانی کرتے ہیں اور اس کے قلب کے راز کو ظاہر کر دیتے ہیں۔‘‘(۲)

۴۔ قبولیّتِ دعا میں عجلت اور بے صبری نہ کرنا

دعا کا ایک اہم ترین ادب یہ ہے کہ دعا مسلسل جاری رکھی جائے اور تاخیرِ قبولیت کی بنا پر دلبرداشتہ اور نا امید نہ ہوا جائے کیونکہ سائل کو علم نہیں کہ دعا کے فوری قبول نہ ہونے میں کیا مصلحت ہے؟ یا اس کے ذریعے کوئی اور مصیبت ٹال گئی ہے یا اسے آخرت کے لئے اجر کا ذخیرہ بنا دیا گیا ہے؟ اس لئے انسان کو چاہئے کہ تمام امور اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يُسۡتَجَابُ لِأَحَدِكُمۡ مَا لَمۡ يَعۡجَلۡ، يَقُوۡلُ: دَعَوۡتُ فَلَمۡ يُسۡتَجَبۡ لِي۔(۳)

(۱) الاعراف، ۷: ۵۵

(۲) قشيري، الرسالة القشيرية: ۲۷۰

(۳) ۱۔ بخاری، الصحيح، كتاب الدعوت، باب يُسۡتَجَابُ لِلۡعَبۡدِ مَا لَمۡ يَعۡجَلۡ، ۵: ۲۳۳۵، رقم: ۵۹۸۱

۲۔ مسلم، الصحيح، كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب بيانه

’’تم میں سے کسی شخص کی دعا تب قبول ہوتی ہے جب وہ (دعا مانگنے میں) جلدی نہیں کرتا (اور یہ نہیں) کہتا کہ میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہیں ہوئی (لہٰذا مایوس ہوکر دعا نہ چھوڑ بیٹھے)۔‘‘

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إنّ اللهَ لَيُحِبُّ الْمُلِحِّيْنَ فِي الدُّعَاءِ۔ (۱)

’’بے شک اللہ تعالیٰ دعا میں اصرار کے ساتھ مانگنے والے کو پسند فرماتا ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ اپنے بعض پیارے اور محبوب بندوں کی آہ و بکاء اور پکار کو بار بار سننا پسند فرماتا ہے۔ امام قشیری علیہ الرحمۃ کی نقل کردہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمۃ نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو عرض کیا: یا الٰہی! میں کب تک تجھے پکارتا رہوں گا اور تو میری پکار سنے گا؟ جواب ملا اے یحییٰ! یہ اس لئے ہے کہ مجھے تمہاری آواز پسند ہے۔ (۲)

۵۔ دعا کے اوّل اور آخر میں درود پڑھنا

حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنا بجائے خود ایک دعا ہے۔ اگر اسے دعا سے پہلے پڑھا جائے تو یہ قبولِ دعا میں کنجی کا کام کرتا ہے۔ بہت سی احادیث مبارکہ میں دعا سے پہلے درود پڑھنے کی رغبت دلائی گئی ہے۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز کے بعد دعا کرتے ہوئے سنا جبکہ

------- أنه يستجاب للداعی ما لم يعجل فيقول: دعوت فلم يستجب لی، ۴: ۲۰۹۵، رقم: ۵۷۳۵

(۱) بیهقی، شعب الإیمان، ۲: ۳۸، رقم: ۱۱۰۸

(۲) قشیري، الرسالة القشیریة: ۲۶۵، ۲۶۶

اس نے نہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور نہ حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے جلدی کی، پھر اسے بلا کر اس سے یا کسی دوسرے سے فرمایا:

إِذَا صَلَّى أَحُدُكُمْ فَلْيُبْدَأْ بِتَمْجِيْدِ رَبِّهِ جلّ و عزّ والثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَاءَ۔(۱)

’’جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے رب کی حمد و ثنا سے ابتدا کرے۔ پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے اور اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔‘‘

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ، لَا يُصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّکَ۔(۲)

’’دعا، زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اوپر کی طرف نہیں جاتی (قبول نہیں ہوتی) جب تک تو اپنے نبی مکرّم ﷺ پر درود نہ بھیجے۔‘‘

۶۔ دعا کا حمد و ثناء سے شروع کرنا

اللہ تعالیٰ کی شان کریمی کا یہ تقاضا ہے کہ دعا سے پہلے اس کی حمد و ثناء اور صفات بیان کی جائیں۔ قرآنِ حکیم میں بکثرت ایسی دعائیں موجود ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاًج سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○(۳)

(۱) أبو داؤد، السنن، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء، ۱: ۵۵۰، رقم: ۱۴۸۱

(۲) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصّلاۃ علی النّبی ﷺ، ۱: ۴۹۶، رقم: ۴۸۶

(۳) آل عمران، ۳: ۱۹۱

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

''اے ہمارے رب! تو نے یہ (سب کچھ) بے حکمت اور بے تدبیر نہیں بنایا، تو (سب کوتاہیوں اور مجبوریوں سے) پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے O''

اس طرح سورۂ فاتحہ کی ابتدائی آیات بھی حمد و ثناء پر مشتمل ہیں۔ بہت سی احادیثِ مبارکہ میں دعا سے پہلے حمد وثناء کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ بھی دعا سے پہلے حمد و ثناء کے کلمات کہتے تھے۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو کبھی نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے دعا شروع کی ہو اور پہلے یہ کلمات نہ کہے ہوں:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الأعلى الوهّاب۔ (۱)

''میرا رب بلند، اعلیٰ اور عطا کرنے والا پاک ہے۔''

۷۔ دعائیہ کلمات تین بار کہنا

دعا کو اگر دو یا تین مرتبہ دہرایا جائے تو اس سے کیفیتِ گریہ و زاری ظاہر ہوتی ہے۔ تین سے زیادہ مرتبہ دہرانا بھی درست ہے مگر افضل تین مرتبہ ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَ يَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا۔ (۲)

''بیشک رسول اللہ ﷺ تین مرتبہ دعا اور تین مرتبہ استغفار کرنا پسند فرماتے۔''

حضور نبی اکرم ﷺ کی دعاؤں کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرك، ۱: ۶۷۶، رقم: ۱۸۳۵
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۷: ۲۰، رقم: ۶۲۵۳
(۲) أبوداود، السنن، کتاب الصلاۃ، باب فی الاستغفار، ۱: ۵۶۴، رقم: ۱۵۲۴

تکرار، طوالت اور بالکل واضح الفاظ کے ساتھ دعا مانگتے تھے۔ اگر یہ کہا جائے کہ الٰہی! میرا ہر گناہ معاف کردے تو یہ مختصر دعا ضرور ہے مگر دعا میں بندگی، عاجزی، گریہ و زاری کے ساتھ طوالت نہیں ہونی چاہیے۔ جتنی زیادہ عاجزی اور گریہ و زاری کا اظہار کیا جائے گا اتنا ہی اللہ تعالیٰ خوش ہوگا۔

۸۔ دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا

دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا احادیث سے ثابت ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کی تلقین فرمائی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ۔(۱)

”حضور نبی اکرم ﷺ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے سے پہلے (ہاتھ) نیچے نہ چھوڑتے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِذَا دَعَوْتَ اللهَ فَادْعُ بِبُطُوْنِ كَفَّيْكَ وَلَا تَدْعُ بِظُهُوْرِهِمَا فَإِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ۔(۲)

”جب اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں سے دعا کیا کرو نہ کہ ان کی پشت سے اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر مل لو۔“

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب ما جاء فی رَفع الأیدي عند الدُّعَاءِ، ۵: ۳۹۵، رقم: ۳۳۸۶
۲۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۷۱۹، رقم: ۱۹۶۷

(۲) ابن ماجة، السنن، کتاب الدعاء، باب رفع الیدین فی الدعاء، ۴: ۳۲۲، رقم: ۳۸۶۶

۹۔ نیک اَعمال کو یاد کرنا

دعا مانگتے وقت اپنی کسی گزشتہ نیکی کو یاد کرنا اور اس کو وسیلہ بنا کر مانگنا یقیناً دعا کی قبولیت کا ضامن ہے۔ اس کا ثبوت درج ذیل حدیث مبارکہ سے ملتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''ایک مرتبہ تین آدمی جا رہے تھے کہ ان کو بارش نے آ لیا۔ انہوں نے پہاڑ کے ایک غار میں پناہ لی۔ اتنے میں غار کے منہ پر پہاڑ کی ایک چٹان آ گری اور یہ لوگ بند ہو گئے، پھر انہوں نے ایک دوسرے سے کہا تم لوگوں نے جو اللہ تعالیٰ کے لئے نیک اعمال کئے ہیں ان کو یاد کرو اور ان اعمال کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، شاید اللہ تعالیٰ تم سے یہ مصیبت دور کر دے۔ سو ان میں سے ایک نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! میرے بوڑھے ماں باپ تھے، میری بیوی اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں بکریاں چراتا تھا، جب میں واپس آتا تو دودھ دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے اپنے ماں باپ کو دودھ پلاتا، ایک دن درختوں نے مجھے دور پہنچا دیا اور میں رات سے پہلے نہ لوٹ سکا، جب میں آیا تو ماں باپ سو چکے تھے، میں نے حسبِ معمول دودھ دوہا اور ایک برتن میں دودھ ڈال کر ماں باپ کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ میں ان کو نیند سے بیدار کرنا ناپسند کرتا تھا اور ان سے پہلے بچوں کو دودھ پلانا بھی ناپسند کرتا تھا حالانکہ بچے میرے قدموں میں چیخ رہے تھے، فجر ہونے تک میرا اور میرے والدین کا یونہی معاملہ رہا۔ اے اللہ! یقیناً تجھے علم ہے کہ میں نے یہ عمل تیری رضا جوئی کے لئے کیا تھا۔ تو ہمارے لئے کچھ کشادگی کر دے (اس دعا کے بعد) انہوں نے اس غار سے آسمان کو دیکھ لیا۔ پھر دوسرے آدمی نے دعا کی اے اللہ! میری ایک چچا زاد بہن تھی جس سے میں جنون کی حد تک محبت کرتا تھا جیسا کہ مردوں کو عورتوں سے لگاؤ ہوتا ہے۔ میں نے اس سے مباشرت کی درخواست

کی۔ اس نے انکار کیا اور کہا پہلے سو دینار لاؤ۔ میں نے مشقت کرکے سو دینار جمع کئے۔ میں اس کے پاس وہ دینار لے کر گیا۔ جب میں اس کے ساتھ جنسی عمل کرنے کے لئے بیٹھا تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور ناجائز طریقہ سے مہر نہ توڑ۔ سو میں اسی وقت اس سے الگ ہوگیا۔ اے اللہ! تجھے یقیناً علم ہے کہ میں نے یہ فعل تیری رضا مندی کے لئے کیا تھا۔ پس تو ہمارے لئے اس غار کو کچھ کھول دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے غار کو (مزید) کھول دیا اور تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے ایک شخص کو ایک فرق (ایک پیمانہ آٹھ کلوگرام) چاولوں کی اجرت پر رکھا تھا۔ جب اس نے اپنا کام پورا کرلیا تو اس نے کہا: میری اجرت دو، میں نے اس کو مقررہ اجرت دے دی۔ اس نے اسے لینے سے انکار کر دیا۔ میں ان چاولوں کی کاشت کرتا رہا حتی کہ میں نے اس (کی آمدنی) سے بیل اور چرواہے جمع کر لئے پھر ایک دن وہ شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اللہ سے ڈرو اور میرا حق نہ مارو۔ میں نے کہا یہ بیل اور چرواہے لے جاؤ اور اپنا حق لے لو۔ اس نے کہا: اللہ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا یہ بیل اور چرواہے لے لو۔ وہ ان کو لے کر چلا گیا۔ تجھ کو یقیناً علم ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا جوئی کے لئے کیا تھا۔ تو اب غار کا باقی ماندہ منہ بھی کھول دے۔ سو اللہ نے غار کا باقی ماندہ منہ بھی کھول دیا۔''(۱)

www.MinhajBooks.com

مقبول ترین اَوقاتِ دعا

اللہ تعالیٰ نے بعض اوقات کو مقبولیت کے اعتبار سے بعض پر فضیلت بخشی ہے۔ اگر ان اوقات کے اندر دعا مانگی جائے تو قبولیتِ دعا کی غالب امید ہے۔ چند افضل اوقات درج ذیل ہیں۔

(۱) مسلم، الصحیح، کتاب الذکر و الدعاء، باب قصۃ أصحابِ الغارِ الثلاثۃ و التوسُّل بِصَالِحِ الأعمال، ۴: ۲۰۹۹، رقم: ۲۷۴۳

۱۔ سحری کا وقت

دعا کے لئے رات کا وقت بالعموم اور سحری کا وقت بالخصوص شرفِ قبولیت کا ہے۔ سحری کے وقت دعا اور استغفار کرنا اللہ کے نیک بندوں کی صفات میں سے ہے۔ قرآنِ مجید ان بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ○ (۱)

’’اور (یہ لوگ) رات کے پچھلے پہر (اٹھ کر) اللہ سے معافی مانگنے والے ہیں ○‘‘

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ○ (۲)

’’وہ راتوں کو تھوڑی سی دیر سویا کرتے تھے ○‘‘

۲۔ عرفہ کا دن

دعا کی قبولیت کے حوالے سے یومِ عرفہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس دن رب کائنات اپنے بندوں کو خصوصی رحمت سے نوازتا ہے۔ ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ۔ (۳)

’’بہترین دعا یومِ عرفہ کی دعا ہے۔‘‘

(۱) آل عمران، ۳: ۱۷

(۲) الذّٰریٰت، ۵۱: ۱۷

(۳) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب فی فضل لا حول و لا قوة إلّا باللّٰہ، ۵: ۵۴۱، رقم: ۳۵۸۵

یومِ عرفہ کی دعا کی قبولیت صرف میدان عرفات کے ساتھ خاص نہیں، دعا کا اس دن میں کیا جانا ضروری ہے خواہ کہیں پر ہو،البتہ میدانِ عرفات میں دعا کرنے کو مکانی و زمانی دونوں طرح کی فضیلت حاصل ہے۔

۳۔ رمضان کا مہینہ

اللہ تعالیٰ نے بعض مہینوں کو بعض پر فضیلت بخشی ہے۔انہی میں ایک رمضان کا مہینہ ہے۔ جس میں رحمتوں اور عطاؤں کی بارش ہوتی ہے اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی متفق علیہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إذا دخل رمضانُ فتّحت أبوابُ الجنّة وغُلّقت أبوابُ جهنّمَ وسُلسِلَتِ الشّياطينُ۔(۱)

’’جب رمضان شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔‘‘

ایک روایت میں ہے کہ آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَابْتَهلَّ فِي الدُّعَاءِ وَ أَشْفَقَ مِنْهُ۔(۲)

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ۳: ۱۱۹۴، رقم: ۳۱۰۳

۲۔ مسلم، الصحیح، کتاب الصیام، باب فضل شهر رمضان، ۲: ۷۵۸، رقم: ۱۰۷۹

(۲) بیہقی، شعب الإيمان، ۳: ۳۱۰، رقم: ۳۶۲۵

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

’’جب ماہِ رمضان شروع ہوتا تو آپ ﷺ کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا اور آپ ﷺ نمازوں کی مزید کثرت کر دیتے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی اور گڑگڑا کر دعا کرتے اس ماہ میں نہایت محتاط رہتے۔‘‘

رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں دعا کی قبولیت کے زیادہ مواقع ہوتے ہیں۔

۴۔ جمعہ کا دن

جمعہ کے روز قبولیت کی ایک ساعت ایسی آتی ہے جس میں دعا کی جائے تو یقینی طور پر قبول ہوتی ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے جس کو مسلمان نماز کے دوران پالے تو اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرے گا اس کو پالے گا۔‘‘(۱)

۵۔سجدہ کی حالت

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کی عاجزی بہت پسند ہے۔سجدہ کمالِ عجز کا مظہر ہے۔اس کیفیت میں جب بندہ مولا سے مانگتا ہے تو وہ اس کے دامن مراد کو بھر دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَ هُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔(۲)

(۱) مسلم، الصحيح، كتاب الجمعه، باب فى الساعة التى فى يوم الجمعه، ۲: ۵۸۳، ۵۸۴، رقم: ۸۵۲

(۲) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الصلاة، باب ما يقال فى الركوع و السجود، ۱: ۳۵۰، رقم: ۴۸۲

۲۔أبو داود، السنن، كتاب الصلاة، باب فى الدعاء فى الركوع و السجود، ۱: ۳۳۲، ۳۳۳، رقم: ۸۷۵

''بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اس لئے تم سجدہ میں بکثرت دعا کیا کرو۔''

۶۔ اذان اور اِقامت کے درمیان

اذان اور اقامت کا درمیانی عرصہ اللہ کو بڑا محبوب ہے۔اس دوران بندہ جماعت کے انتظار میں بیٹھا اپنے مولا کو یاد کرتا ہے،اس کا سارا دھیان عبادت الٰہی کی طرف مرکوز ہوتا ہے۔لہٰذا اس کیفیت میں کی گئی دعا کبھی رد نہیں ہوتی، اللہ ﷻ ضرور قبول فرماتا ہے۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الدُّعاء لا يُرَدُّ بين الأذان و الإقامة۔(۱)

''اذان اورا قامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی۔''

اس قبولِ دعا کی وجہ یہ ہے کہ اذان کے وقت شیاطین دور بھاگتے ہیں اورلوگوں کے دل اللہ تعالیٰ کی طرف بدرجہٗ اولیٰ متوجہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس وقت دعا قبول ہونے کی کافی اُمید ہوتی ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مرض وفات میں) حجرہ کا پردہ اٹھایا اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں صف باندھے کھڑے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! بشارات نبوت میں سے اب صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں جنہیں ایک مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے لئے کوئی اور شخص دیکھتا ہے اور یاد رکھو مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا۔رہا رکوع تو اس میں **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم** کہو اور سجدہ میں خوب کوشش سے دعا مانگو امید ہے کہ تمہاری دعا مقبول ہوگی۔''(۲)

---

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الصلاۃ، باب ما جاء فی أن الدعاء لا یردُّ بین الأذان و الإقامۃ، ۱: ۲۵۳، رقم: ۲۱۲

(۲) مسلم، الصحیح، کتاب الصلوۃ، باب النہی عن قراءَ ۃِ القرآن فی الرکوع والسجود، ۱: ۳۴۸، رقم: ۴۷۹

۷۔ فرض نماز کے بعد

فرض نمازوں کے بعد دعا کی مقبولیت احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا (یا رسول اللہ!) کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں (کی گئی دعا) اور فرض نمازوں کے بعد (کی گئی دعا جلد مقبول ہوتی ہے)۔''(۱)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ. اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔(۲)

''نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی۔''

حضرت عمرو بن میمون الاودی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص

www.MinhajBooks.com

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب ما جاء فی عَقْدِ التسبیح بِالْيَدِ، ۵: ۴۷۹، رقم: ۳۴۹۹

(۲) ۱۔ بخاري، الصحیح، کتاب صفة الصلاة، باب الذکر بعد الصلاة، ۱: ۲۸۹، رقم: ۸۰۸

۲۔ مسلم، الصحیح، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذکر بعد الصلاة وبیان صفة، ۱: ۴۱۴، ۴۱۵، رقم: ۵۹۳

رضی اللہ عنہما اپنے صاحبزادوں کو ان کلمات کی ایسے تعلیم دیتے جیسے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہے اس کے بعد فرماتے: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَ أَعُوذُبِکَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ أَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ۔ (۱)

''اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ ذلت کی زندگی کی طرف لوٹایا جاؤں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب میں نے یہ حدیث حضرت مصعب (بن سعد رضی اللہ عنہ) کے سامنے بیان کی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔''

فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنا عجز و اِنکساری اور طلب و اِستعانت کا اِظہار ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتے تھے۔

۱۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا:

أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، کتاب الجهاد والسير، باب مايتعوذ من الجبن، ۳: ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، رقم: ۲۶۶۷

۲۔ ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب الدعوات، باب في دعاء النبي وتعوذه في دبر کل صلاة، ۵: ۵۲۸، رقم: ۳۵۶۷

’’کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟‘‘

آپ ﷺ نے فرمایا:

جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ.(۱)

’’رات کے آخری حصے میں (کی گئی دعا) اور فرض نمازوں کے بعد (کی گئی دعا) جلد مقبول ہوتی ہے)۔‘‘

۲۔ اسود عامری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، الْفَجْرَ سَلَّمَ، انْحَرَفَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا.(۲)

’’میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں نماز فجر ادا کی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ایک طرف رخ انور موڑ کر اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی۔‘‘

۳۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی کیفیت دعا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

دَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.(۳)

’’حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔‘‘

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب: (۷۹)، ۵: ۵۲۶، رقم: ۳۴۹۹

(۲) ابن أبي شيبة، المصنف، ۱: ۲۶۹، الرقم: ۳۰۹۳

(۳) بخاری، الصحیح، کتاب الدعوات، باب رَفعِ الأيدي فی الدُّعاءِ، ۵: ۲۳۳۵

۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی دعا میں ہاتھ اُٹھانے کے حوالے سے فرماتے ہیں:

رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.(۱)

’’حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغل مبارک کی سفیدی دیکھی۔‘‘

۵۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے اور پھر اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا رَفَعَ يَدِيهِ فِي الدُّعَاءِ، لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ.(۲)

’’حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے سے پہلے (ہاتھ) نیچے نہ کرتے تھے۔‘‘

۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحِيْ أَنْ يَرْفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ، فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا خَيْرَ فِيْهِمَا، فَإِذَا رَفَعَ أَحَدُكُمْ يَدَيْهِ فَلْيَقُلْ: ﴿يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ إِذَا رَدَّ يَدَيْهِ فَلْيُفْرِغْ

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الدعوات، باب رَفْعِ الأيدي في الدُّعاءِ، ۵: ۲۳۳۵

۲۔ بخاری، الصحیح، کتاب الاستسقاء، باب رفع الإمامِ يَدَه فِي الاسْتِسْقَاءِ، ۱: ۳۴۹، رقم: ۹۸۴

(۲) ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب الدعوات، باب ما جاء في رفع الأيدي عند الدعاء، ۵: ۴۶۳، رقم: ۳۳۸۶

ذٰلِکَ الْخَيْرَ عَلَی وَجْهِهِ.(۱)

''بیشک تمہارا رب بڑا حیادار اور کریم ہے وہ اس بات سے حیا محسوس کرتا ہے کہ اس کا کوئی بندہ (اس کے سامنے دعا کے لئے) ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے پس جب بھی تم میں سے کوئی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو یوں کہے: ﴿يَا حَيُّ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ یہ کلمات تین بار دہرائے پھر جب وہ اپنے ہاتھوں کو (واپس) ہٹائے تو وہ انہیں اپنے چہرہ پر پھیر لے۔''

۷۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِذَا دَعَوْتَ اللهَ، فَادْعُ بِبُطُوْنِ كَفَّيْكَ. وَلَا تَدْعُ بِظُهُوْرِهِمَا. فَإِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ.(۲)

''جب اللہ ﷻ سے دعا کرو تو اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں سے دعا کیا کرو نہ کہ ان کی پشت سے اور جب دعا سے فارغ ہوجاؤ تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر مل لو۔''

فرض نمازوں کے بعد کی قرآنی دعائیں

ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کرتے وقت ان قرآنی دعاؤں کو شامل کریں جو انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہیں اور جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن حکیم میں فرمایا ہے۔ ان میں سے چند منتخب دعائیں درج ذیل ہیں:

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۰۲، رقم: ۸۷۶

۲۔ أبو یعلی، المسند، ۳: ۳۹۱، رقم: ۱۸۶۷

(۲) ابن ماجه، السنن، کتاب الدعاء، باب رفع الیدین فی الدعاء، ۲: ۱۲۷۲، رقم: ۳۸۶۶

ا۔ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ قرآن حکیم کی سب سے پہلی اور سوائے سورۃ توبہ کے ہر سورۃ کے ساتھ دہرائی جانے والی تمہید ہے۔ یہ بھی ایک دعا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى فَادۡعُوۡهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِيۡنَ يُلۡحِدُوۡنَ فِىۡۤ اَسۡمَآئِهٖ ؕ سَيُجۡزَوۡنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ○[1]

''اور اللہ ہی کے لئے اچھے اچھے نام ہیں، سو اسے ان ناموں سے پکارا کرو اور ایسے لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے انحراف کرتے ہیں عنقریب انہیں ان (اعمالِ بد) کی سزا دی جائے گی جن کا وہ ارتکاب کرتے ہیں ○''

اس لیے ہر کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کی تلاوت سے نہ صرف کام میں برکت ہوتی ہے بلکہ تلاوت کرنے والا ناجائز کام کرنے سے بھی بچ جاتا ہے۔

۲۔ سورۃ الدّعا

سورۃ فاتحہ جو پورے قرآن کی تعلیمات کا نچوڑ ہے اور معارفِ قرآن کے لئے تمہید کا کام دیتی ہے۔ اس کا نہ صرف نصف حصہ دعا پر مشتمل ہے بلکہ یہ سورت ہی دعا کے نام سے موسوم ہے۔ اس کے دعائیہ وصف کی وجہ سے ہی اس کے آخر میں آمین کا اضافہ کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ کسی اور سورت کے آخر میں یہ التزام نہیں ہے۔ مزید برآں اس سورت کا ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَفۡضَلُ الذِّكۡرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَ أَفۡضَلُ الدُّعَاءِ: الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ۔[2]

---

(۱) الاعراف، ۷: ۱۸۰

(۲) ا۔ ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب الدعوات عن رسول الله، باب ما جاء ←

''بہترین ذکر ''لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ'' اور بہترین دعا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' ہے۔''

۳۔ دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِo (۱)

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی (سے نواز) اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ o''

۴۔ استقامت اور ثابت قدمی کے لئے

۱۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةًج اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُo (۲)

''(اور عرض کرتے ہیں:) اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت سے سرفراز فرمایا ہے اور ہمیں خاص اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بیشک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہےo''

۲۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَo (۳)

''اے ہمارے رب! تو ہم پر صبر کے سرچشمے کھول دے اور ہم کو (ثابت قدمی سے) مسلمان رہتے ہوئے (دنیا سے) اٹھا لے۔''

www.MinhajBooks.com

------ أن دعوة المسلم مستجابة، ۵: ۴۶۲، رقم: ۳۳۸۳

۲۔ ابن ماجة، السنن، کتاب الأدب، باب فضل الحامدین، ۲: ۱۲۴۹، رقم: ۳۸۰۰

(۱) البقرة، ۲: ۲۰۱

(۲) آل عمران، ۳: ۸

(۳) الاعراف، ۷: ۱۲۶

۵۔ نقصان سے نجات کے لئے

رَبَّنَا ظَلَمۡنَآ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡلَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ○ (۱)

’’اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اور اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر رحم (نہ) فرمایا تو ہم یقیناً نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے○‘‘

۶۔ نماز میں استقامت کے لئے

رَبِّ اجۡعَلۡنِىۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ○ (۲)

’’اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنا دے، اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما لے○‘‘

۷۔ کینہ و بغض سے نجات کے لئے

رَبَّنَا اغۡفِرۡلَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِيۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِيۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِىۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ○ (۳)

’’اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بیشک تو بہت شفقت فرمانے

(۱) الاعراف، ۷: ۲۳

(۲) ابراہیم، ۱۴: ۴۰

(۳) الحشر، ۵۹: ۱۰

والا بہت رحم فرمانے والا ہےo‘‘

۸۔ مغفرت کے لئے

۱۔ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَo(۱)

’’اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو (ہی) سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہےo‘‘

۲۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَاج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَاج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖج وَاعْفُ عَنَّاوقفه وَاغْفِرْلَنَاوقفه وَارْحَمْنَاوقفه اَنْتَ مَوْلٰـنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰـفِرِيْنَo(۲)

’’اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا (بھی) بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا بوجھ (بھی) نہ ڈال جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، اور ہمارے (گناہوں) سے درگزر فرما، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرماo‘‘

www.MinhajBooks.com

۹۔ نیک اور نرینہ اولاد کے لئے

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةًج اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِo(۳)

(۱) المؤمنون، ۲۳: ۱۰۹

(۲) البقرہ، ۲: ۲۸۶

(۳) آل عمران، ۳: ۳۸

”میرے مولا! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بیشک تو ہی دعا کا سننے والا ہےo“

۱۰۔ علم میں اضافہ کے لئے

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًاo (۱)

”اے میرے رب! مجھے علم میں اور بڑھا دےo“

۱۱۔ آخرت کی رسوائی سے بچنے کے لئے

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِیْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ق رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِo (۲)

”اے ہمارے رب! (ہم تجھے بھولے ہوئے تھے) سو ہم نے ایک ندا دینے والے کو سنا جو ایمان کی ندا دے رہا تھا کہ (لوگو!) اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! اب ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری خطاؤں کو ہمارے (نوشتۂ اعمال) سے محو فرما دے اور ہمیں نیک لوگوں کی سنگت میں موت دےo“

۱۲۔ اِنشراحِ صدر کے لئے

www.MinhajBooks.com

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْo وَ يَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْo وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْo يَفْقَهُوْا قَوْلِیْo (۳)

(۱) طه، ۲۰: ۱۱۴
(۲) اٰل عمران، ۳: ۱۹۳
(۳) طه، ۲۰: ۲۵۔۲۸

’’ (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے لئے میرا سینہ کشادہ فرما دے○ اور میرا کارِ (رسالت) میرے لئے آسان فرما دے○ اور میری زبان کی گرہ کھول دے○ کہ لوگ میری بات (آسانی سے) سمجھ سکیں○‘‘

۱۳۔ فتح و نصرت کے لئے

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ○(۱)

’’اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری (مخالف) قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے اور تو سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے○‘‘

۷۔ فرض نمازوں کے بعد کی مسنون دعائیں

ذیل میں چند ایسی دعائیں درج کی جاتی ہیں جو نہ صرف حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود مانگا کرتے تھے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی ان کی تلقین فرماتے:

۱۔ حضرت عمرو بن میمون الاودی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادوں کو ان کلمات کی ایسے تعلیم دیتے جیسے استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے: بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے:)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُبِکَ أَنْ أَرُدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ.(۲)

(۱) الاعراف، ۷: ۸۹

(۲) ۱۔ بخاري، الصحيح، کتاب الجهاد والسير، باب ما يتعوذ من الجبن، ۳: ۱۰۳۸، رقم: ۲۶۶۷

’’اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں ذلت کی زندگی کی طرف لوٹائے جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (حضرت عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں) جب میں نے یہ حدیث حضرت مصعب (بن سعد) کے سامنے بیان کی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔‘‘

۲۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا:

اللَّهُم أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وحُسْنِ عِبَادَتِكَ وَأَوْصَى بِذَالِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ وَأَوْصَى بِهِ الصُّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔ (۱)

’’اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی طرح عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما پھر حضرت معاذ نے اس دعا کی نصیحت صنابحی کو کی اور انہوں نے ابوعبدالرحمٰن کو نصیحت کی (کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا)۔‘‘

۲۔ بخاری، الصحیح، کتاب الدعوات، باب التعوذ من عذاب القبر، ۵: ۲۳۴۱، رقم: ۶۰۰۴

۳۔ ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب في دعاء النبي وتعوذه في دبر كل صلاة، ۵: ۵۶۲، رقم: ۳۵۶۷

(۱) ۱۔ أبوداود، السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ۲: ۵۶۴، رقم: ۱۵۲۲

۲۔ نسائي، السنن الكبرى، ۶: ۳۲، رقم: ۹۹۳۷

۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج رات میرا رب میرے پاس نہایت احسن صورت میں آیا...... اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! جب آپ نماز ادا کر چکیں تو یہ دعا مانگیں:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ تَرْکَ الْمُنکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُونٍ۔(۱)

’’اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے، برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی اپنے پاس بلا لے۔‘‘

۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (حالتِ نماز میں) میں حضور نبی اکرم ﷺ کے عین پیچھے کھڑا ہوتا تھا۔ پس آپ ﷺ جب سلام پھیرتے تو فرماتے:

اللَّهُمَّ، اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِي آخِرَهُ، اللَّهُمَّ، اجْعَلْ خَوَاتِيمَ عَمَلِي رِضْوَانَکَ. اللَّهُمَّ، اجْعَلْ خَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاکَ۔(۲)

’’اے میرے اللہ! میری عمر کا آخری حصہ بہترین بنا دے، اے میرے اللہ! میرے اعمال کا خاتمہ اپنی رضا پر کر، اے میرے اللہ! میرے دنوں میں سے بہترین دن اس کو بنا جس دن میں تیرے ساتھ ملاقات کروں۔‘‘

(۱) ۱۔ ترمذي، الجامع الصحيح، أبواب التفسير، باب ومن سورة ص، ۵: ۳۸۲، رقم: ۳۲۳۳
۲۔ حاكم، المستدرك، ۱: ۷۰۸، رقم: ۱۹۳۲

(۲) ۱۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۹: ۱۵۷، رقم: ۹۴۱۱
۲۔ ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۴۸۰، رقم: ۱۹۶۲

۵۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں جب بھی فرض نماز یا نفل نماز میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کلمات سے دعا فرماتے ہوئے سنا جن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ اضافہ فرماتے تھے اور نہ کمی:

اللَّهُمَّ، اغْفِرْلِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ، اللَّهُمَّ، أَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ۔ (۱)

''اے میرے اللہ! میری خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت اور اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش کر دے اور میرے حال کو درست فرما اور مجھے نیک اعمال اور اخلاق کی رہنمائی عطا فرما پس بیشک تیرے سوا ان نیک اعمال کی رہنمائی کوئی نہیں فرماتا اور نہ ہی تیرے سوا برے اعمال و اخلاق سے کوئی بچاتا ہے۔''

۶۔ حضرت مروان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی موجودگی میں حضرت کعب (احبار) رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھایا: ''اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا کو چیر دیا۔ ہم نے تورات میں دیکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو آپ علیہ السلام یوں دعا کرتے:

اللَّهُمَّ أَصْلِح لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَ أَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي، اللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۸: ۲۰۰، ۲۵۱، رقم: ۷۸۱۱، ۷۹۸۲
۲۔ ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۴۷۵، رقم: ۱۹۳۵
۳۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۱۲

أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ، قال: وَحَدَّثَنِي کَعْبٌ أَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ کَانَ يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ۔(۱)

’’اے اللہ! وہ دین جو میرے لئے ذریعہ نجات ہے اسے درست فرما دے اور میری دنیا جس میں میرا رزق ہے اس کی اصلاح فرما، اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضامندی کی پناہ طلب کرتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔ تو جو کچھ عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اور مال دار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔ حضرت مروان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز ادا فرما لیتے تو آپ ﷺ بھی یہ کلمات ارشاد فرماتے۔‘‘

۷۔ حضرت ابو زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد کہا کرتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ. لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى کُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ. لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ. وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَو کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ. وَقَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ

(۱) ۱۔ نسائي، السنن، کتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء و عند الإنصراف من الصلاة، ۳: ۵۰، رقم: ۱۳۴۶
۲۔ طبراني، المعجم الکبير، ۸: ۳۳، رقم: ۷۲۹۸
۳۔ مقدسي، الأحاديث المختارة، ۸: ۶۵، رقم: ۵۹

ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ۔ (۱)

’’اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اللہ کے سوا کوئی غالب آنے والا اور قوت رکھنے والا نہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اور ہم سوائے اس کے کسی کی عبادت نہیں کرتے اسی کی تمام نعمتیں ہیں اور اسی کے لئے فضل اور تمام اچھی تعریفیں ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا دین خالص ہے اگرچہ کافروں کو یہ ناگوار گزرے۔‘‘

کن لوگوں کی دعا جلد قبول ہوتی ہے؟

احادیثِ مبارکہ میں ایسے لوگوں کی نشان دہی کی گئی ہے جن کی دعا جلد قبول ہوتی ہے وہ مستجاب الدعوات درج ذیل ہیں:

۱۔ مظلوم، مسافر اور والد کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ، دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ،

www.MinhajBooks.com

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته، ۱: ۴۱۵، رقم: ۵۹۴
۲۔ أبو داود، السنن، كتاب الوتر، باب ما يقول الرجل إذا سلم، ۲: ۵۵۸، رقم: ۱۵۰۶
۳۔ بيهقي، السنن الكبرى، ۲: ۱۸۴، رقم: ۲۸۳۹
۴۔ طبراني، كتاب الدعاء، ۱: ۲۱۶، رقم: ۶۸۱

وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَ دَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ۔(۱)

”تین (قسم کے لوگوں کی) دعائیں بلا شک و شبہ مقبول ہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنے بیٹے کے لئے کی گئی بددعا۔“

۲۔ غائب کی دعا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔(۲)

”جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو مقرر کردہ فرشتہ کہتا ہے تجھے بھی ایسے ہی نصیب ہو۔“

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ.(۳)

”دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک غائب شخص

---

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی دعوةِ الوَالِدَیْنِ، ۳: ۴۶۹، رقم: ۱۹۰۵

۲۔ أبو داود، السنن، کتاب الصلاة، باب الدعا بظهر الغیب، ۱: ۵۶۸، رقم: ۱۵۳۶

(۲) ۱۔ مسلم، الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، ۴: ۲۰۹۴، رقم: ۲۷۳۲

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۶: ۴۵۲، رقم: ۳۷۵۹۸

(۳) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی دعوة الأخ لأخیه بظهر الغیب، ۴: ۳۵۲، رقم: ۱۹۸۰

(اخلاص کے ساتھ) دوسرے غائب شخص کے لئے کرے۔‘‘

۳۔ روزہ دار اور عادل حکمران کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حَتّٰی يُفْطِرَ، وَالإِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَ عِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّکَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ۔ (۱)

’’تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی روزہ دار جب کہ افطار کرے، عادل حکمران اور مظلوم کی دعا، اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے بھی اوپر اٹھاتا ہے۔ اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تیری مدد کروں گا۔ اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔‘‘

علاوہ ازیں مجاہد، حاجی، بیمار اور عفو و درگزر کرنے والے کی بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

روز مرّہ کی چند مسنون دعائیں

روز مرّہ کی دعائیں جو مختلف مواقع پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ارشاد فرمائیں اور جن کا صبح و شام مختلف اوقات میں مانگنا سنت ہے۔ ان میں سے چند منتخب دعائیں درج ذیل ہیں:

۱۔ اذان کے بعد کی دعا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب في العَفْوِ وَالْعَافِيَةِ، ۵: ۵۴۶، رقم: ۳۵۹۸

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فرمایا جو شخص اذان سنے اسے چاہئے کہ یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوْداً الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔(۱)

''اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! حضور نبی اکرم ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما، اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما، تو اس کے لیے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہوگئی۔''

۲۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ! افْتَحْ لِی أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔(۲)

''اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

(۱) ۱۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الأذان، باب الدُّعَاءَ عند اللہ أذن، ۱: ۲۲۲، رقم: ۵۸۹

۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب الصلوٰة، باب ما یقول إذا أذن المؤذن، ۱: ۲۵۲، رقم: ۲۱۱

(۲) ۱۔ مسلم، الصحیح، کتاب صلاة المسافرین و قصرها، باب ما یقول إذا دخل المسجد، ۱: ۴۹۴، رقم: ۷۱۳

۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الصلوٰة، باب ما یقول عند دخوله المسجد، ۱: ۳۴۷، رقم: ۳۱۴

۳۔ مسجد سے نکلنے کی دعا

اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔[1]

’’اے اللہ!: ’’میں تیرے فضل سے سوال کرتا ہوں۔‘‘

۴۔ گھر میں داخل ہونے کی دعا

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو کہے:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَ لَجْنَا، وَ بِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا، وَ عَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَهْلِهِ۔[2]

’’اے اللہ! میں تجھ سے (گھر میں) داخل ہونے کی بھلائی مانگتا ہوں اور (گھر سے باہر) نکلنے کی بھلائی۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اپنے رب پر ہم نے بھروسہ کیا پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔‘‘

۵۔ گھر سے باہر نکلنے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گھر سے

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، کتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب ما يقول إذا دخل المسجد، ۱: ۴۹۴، رقم: ۷۱۳
۲۔ ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب الصلوٰة، باب ما يقول عند دخوله المسجد، ۱: ۳۴۷، رقم: ۳۱۴

(۲) أبوداود، السنن، کتاب الأدب، باب ما جاء فيمن دخل بيته ما يقول، ۴: ۳۶۰، رقم: ۵۰۹۶

باہر جاتے وقت یہ کلمات کہے جائیں:

بِسۡمِ اللهِ تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللهِ لَا حَوۡلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔(۱)

’’اللہ کے نام سے (باہر جاتا ہوں) میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی قوت اسی (کی عطا) سے ہے۔‘‘

۶۔ بازار میں داخل ہونے کی دعا

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ کلمات کہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحۡدَهُ لَا شَرِيۡكَ لَهُ، لَهُ الۡمُلۡكُ وَ لَهُ الۡحَمۡدُ يُحۡيِي وَيُمِيۡتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوۡتُ بِيَدِهِ الۡخَيۡرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ۔(۲)

’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے وہی لائق ستائش ہے۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اس کے قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔‘‘

۷۔ سفر کی دعا

حضرت علی ازدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بتلایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہیں سفر پر جاتے تو سورۃ الزخرف کی درج ذیل آیت نمبر ۱۳

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب ما یقول إذا خرَجَ من بَیۡتِهِ، ۵: ۴۲۶، رقم: ۳۴۲۶

(۲) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب ما یقول إذا دخل السُّوق، ۵: ۴۲۷، رقم: ۳۴۲۸

اور ۱۴ پڑھے:

سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ ○ وَ إِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○(۱)

''پاک ہے وہ ذات جس نے اِس کو ہمارے تابع کر دیا حالانکہ ہم اِسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے○ اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں○''

۸۔ سفر سے واپسی کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حج یا عمرہ ادا کرنے کے بعد سفر سے واپس تشریف لاتے تو یوں فرمایا کرتے تھے:

آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔(۲)

''ہم آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔''

---

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره، ۲: ۹۷۸، رقم: ۱۳۴۲۔
۲۔ ترمذي، الجامع الصحيح، أبواب الدعوات، باب ما يقول إذا ركب دابة، ۵: ۴۴۳، رقم: ۳۴۴۶۔

(۲) ۱۔ بخاری، الصحيح، كتاب العمرة، باب ما يقول إذا رجع من الحج أوالغزو، ۲: ۶۳۷، رقم: ۱۷۰۳
۲۔ مسلم، الصحيح، كتاب الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى الحج وغيره، ۲: ۹۷۸، رقم: ۱۳۴۲

۹۔ قبروں کی زیارت کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے اور اہل قبور کو ان کلمات سے سلام فرمایا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللهُ تَعَالَی بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔(۱)

''اے مومن اہل قبور! تم پر سلامتی ہو اور بے شک ہم اگر اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں۔''

۱۰۔ مریض کی عیادت کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ آچکا ہو تو وہ سات بار یوں کہے:

أَسْأَلُ اللهَ الْعظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَن يَشْفِيَکَ إِلَّا عُوفِيَ۔(۲)

''میں اللہ بزرگ و برتر اور عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔''

۱۱۔ کھانا شروع کرنے کی دعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۱) ابن ماجه، السنن، کتاب الزهد، باب ذِکْرِ الْحَوْضِ، ۴: ۵۶۴، رقم: ۴۳۰۶

(۲) ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب طب، باب ما جاء فی التَّداوي بالعَسَل، ۳: ۵۹۳، رقم: ۲۰۸۳

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُم فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَإِن نسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللهِ فِی أَوّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَ اٰخِرَهُ۔(۱)

''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اللہ کا نام ضرور لے۔ اگر کھانے سے پہلے اللہ کا نام لینا بھول جائے تو بسم الله اولہ و آخرہ کہنا چاہئے۔''

۱۲۔ کھانے کے بعد کی دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو کہتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔(۲)

''سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔''

۱۳۔ کسی کے ہاں کھانا کھانے کی دعا

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور انہوں نے کھانا تناول فرمانے کے بعد یہ دعا مانگی۔

اَللّٰهُمَّ، بَارِکْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَ اغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔(۳)

www.MinhajBooks.com

(۱) أبو داود، السنن، كتاب الأطعمة، باب التسميه على الطعام: ۳، ۳۵۶، رقم: ۳۷۶۷

(۲) أبو داود، السنن، كتاب الأطعمة، باب ما يقول الرجل إذا طعم، ۳: ۳۸۱، رقم: ۳۸۵۰

(۳) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الأشربة، باب استحباب وضع النوى خارج النحر، واستحباب دعاء الضيف لأهل الطعام، ۳: ۱۶۱۵، رقم: ۲۰۴۲ ←

''اے اللہ! جو کچھ ان کو دیا ہے اس میں برکت فرمایا: ان کی بخشش فرما، اور ان پر رحم فرما۔''

۱۴۔ چھینکتے وقت کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ چھینک سننے والا یہ کہے: يَرْحَمُکَ اللّٰهُ (اللہ تم پر رحم فرمائے)۔ پھر اس کے جواب میں چھینکنے والا اس طرح کہے:

يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ (۱)

''اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری اصلاح فرمائے۔''

۱۵۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے:

اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ۔ (۲)

۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب فی دعاء الضیف، ۵: ۵۳۵، رقم: ۳۵۷۶

(۱) ۱۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الأدب، باب إِذَا عَطَسَ کَيْفَ يُشَمَّتُ، ۵: ۲۲۹۸، رقم: ۵۸۷۰

۲۔ ترمذي، الجامع الصحیح، أبواب الأدب عن رسول الله، باب ما جاء کیف يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ، ۴: ۴۵۶، رقم: ۲۷۴۰

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الوضوء، باب ما یقول عند الخلاء، ۱: ۶۶، رقم: ۱۴۲

۲۔ مسلم، الصحیح، کتاب الحیض، باب ما یقول إذا أراد دخول الخلاء، ۱: ۲۸۳، رقم: ۳۷۵

''اے اللہ! میں ناپاکی اور ناپاکیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔''

۱۶۔ بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو کہتے:

اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذی أَذْهَبَ عَنِّی الْأَذَی وَ عَافَانِی۔(۱)

''خدا کا شکر ہے جس نے تکلیف مجھ سے دور کر دی اور عافیت بخشی۔''

۱۷۔ نیا چاند دیکھنے کی دعا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا مانگتے:

اللّٰهُمَّ، أهللهُ عَلَيْنَا بِالْيُمنِ وَ الْإِيمَانِ وَ السَّلامةِ وَ الإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّکَ اللهُ۔(۲)

''اِلٰہی! اس کا طلوع ہونا ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کا ذریعہ بنا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

۱۸۔ آئینہ دیکھنے کی دعا

حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئینہ دیکھتے وقت فرمایا

(۱) ابن ماجة، السنن، کتاب الطهارة، باب ما يقول إذا خَرَج من الخلاء، ۱: ۱۷۷، رقم: ۳۰۱

(۲) ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب الدعوات، باب ما يقُولُ عِنْدَ رُؤيَةِ الْهَلَالِ، ۵: ۴۴۷، رقم: ۳۴۵۱

کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ! حَسَّنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خُلُقِي۔ (۱)

”اے اللہ! تو نے مجھے حسین بنایا پس میرے اخلاق کو بھی خوبصورت بنا۔“

۱۹۔ نیا لباس پہننے کی دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے خواہ وہ قمیض ہوتی یا عمامہ اور پھر کہتے:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ، أَنْتَ کَسَوْتَنِيْهِ، أَسأَلُکَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ۔ (۲)

”اے اللہ! تیرے ہی لئے سب تعریفیں ہیں تو نے مجھے یہ پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی برائی سے نیز جس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

سوتے وقت کی مسنون دعائیں

سوتے وقت درج ذیل دعائیں مانگنا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے:

۱۔ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بستر پر جاتے تو کہتے:

---

(۱) بيهقي، شعب الإيمان، ۶: ۳۶۴، رقم: ۸۵۴۲

(۲) أبو داود، السنن، کتاب اللباس، باب ما يقول إذا البس ثوبًا جديداً، ۴: ۳، رقم: ۴۰۲۰

بِاسْمِکَ أَمُوتُ وَ أَحْيَا۔(۱)

’’تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں۔‘‘

۲۔ امام ترمذی علیہ الرحمۃ (۲۱۰۔۲۷۹ھ) نے اسی روایت کو بعض الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعاء پڑھتے:

اللَّهُمَّ، قِنِي عَذَابَکَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَکَ۔(۲)

’’اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو بندوں کو جمع کرے گا یا (قبروں سے) اٹھائے گا۔‘‘

۳۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو نماز جیسا وضو کر لیا کرو، پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جایا کرو۔ پھر کہو:

اللَّهُمَّ، أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْکَ، وَ فَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْکَ، وَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْکَ، رَغْبَةً وَ رَهْبَةً إِلَيْکَ، لا مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَى مِنْکَ إِلَّا إِلَيْکَ، اللَّهُمَّ، آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَ بِنَبِيِّکَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔(۳)

www.MinhajBooks.com

(۱) بخاری، الصحیح، کتاب الدعوات، باب ما یقول إذا نام، ۵: ۲۳۲۶، رقم: ۵۹۵۳

(۲) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب ماجاء فی الدعا إذا أوی إلی فراشه، ۵: ۴۰۴، رقم: ۳۳۹۸

(۳) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الوضوء، باب فضل من بات علی الوضوء، ۱: ۹۷، رقم: ۲۴۴

’’اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تجھ سے رغبت اور خوف رکھتے ہوئے اپنی پیٹھ جھکا دی۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اپنے نبی ﷺ پر نازل فرمائی جسے تو نے بھیجا۔‘‘

۴۔ سوتے وقت یہ تصور کرے کہ سونا ایک طرح کی وفات ہے اور جاگنا ایک طرح کا جی اٹھنا ہے۔ سوتے وقت وہ اپنے دل کو ٹٹولے کہ کس بات پر وہ نیند کر رہا ہے اور اس وقت دل پر کیا چیز غالب ہے، اللہ تعالیٰ کی محبت یا اس سے ملنے کی محبت زیادہ ہے یا دنیا کی محبت زیادہ ہے۔ اس کے بعد یقین کر لے کہ میری موت بھی اسی حال پر ہوگی جو دل پر غالب ہے اور اسی پر میرا حشر ہوگا۔

جاگنے کے وقت کی مسنون دعائیں

جاگتے وقت درج ذیل دعائیں مانگنا سنت نبوی ﷺ ہے:

۱۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کہ جب آپ ﷺ بیدار ہوتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَ إِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔ (۱)

’’تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف (مرنے کے بعد) اٹھ کر جانا ہے۔‘‘

۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب کبھی رات کو سونے کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ کی آنکھ کھل جاتی تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

۲۔ مسلم، الصحیح، کتاب الذکر والدعاء و التوبة والاستغفار، باب ما یقول عند النوم وأخذ المضجع، ۴: ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، رقم: ۲۷۱۰

(۱) بخاری، الصحیح، کتاب الدعوات، باب ما یقول إذا نام، ۵: ۲۳۲۶، رقم: ۵۹۵۳

لَا إِلٰه إِلا اللهُ الوَاحِدُ القَهَّارُ، رَبُّ السَّمٰوٰاتِ وَالأرض وما بَيْنَهُمَا العزيزُ الغفّار۔[1]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یکتا سب پر غالب ہے، آسمانوں اور زمین کا اور جو کائنات اِن دونوں کے درمیان ہے (سب) کا رب ہے بڑی عزت والا، بڑا بخشنے والا ہے۔''

حضور نبی اکرم ﷺ نیند سے بیدار ہوتے تو سورۃ آل عمران کے آخری رکوع کی آیات تلاوت فرماتے اور دعائے نور بھی آپ ﷺ کے رات کے مرغوب اوراد میں شامل تھی۔

دعائے نور

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث مبارکہ میں دعائے نور درج ذیل الفاظ کے ساتھ منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ لِی نُوْرًا فِی قَلْبِی، وَنُوْرًا فِی قَبْرِی، وَنُوْرًا مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ، وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِي، وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِي، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِي، وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِي، وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِي، وَنُوْرًا فِي سَمْعِي، وَنُوْرًا فِي بَصَرِي، وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِي، وَنُوْرًا فِي بَشَرِي، وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِي، وَنُوْرًا فِي دَمِی، وَنُوْرًا فِي عِظَامِي. اَللّٰهُمَّ، أَعْظِمْ لِي نُوْرًا، وَأَعْطِنِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِّي نُوْرًا۔[2]

---

(۱) ابن حبان، الصحيح، ۱۲: ۳۴۰، رقم: ۵۵۳۰

(۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الداعوات، باب ما جاء ما يقول إذا قام من الليل إلى الصلاة، ۵: ۴۱۹، ۴۲۰، رقم: ۳۴۱۹

۲۔ بخاری، الصحیح، کتاب الدعوات، ۵: ۲۳۲۷، رقم: ۵۹۵۷

’’اے اللہ! میرے دل میں نور بھردے، میری قبر میں نور بھر دے، میرے آگے نور کردے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میری سماعت میں نور کر دے، میری بصارت میں نور کر دے، میرے بالوں میں نور کر دے، میری جلد میں نور بھر دے، میرے گوشت میں نور بھر دے، میرے خون میں نور بھر دے اور میری ہڈیوں میں نور بھر دے۔ اے اللہ! میرے لئے نور کو بڑھا دے، مجھے نور عطا فرما اور مجھے نور ہی نور بنا دے۔‘‘

حاصلِ کلام

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ دعا عاجزی و انکساری کی حالت میں کیفیتِ قلب کے اظہار کا نہایت آسان اور ایسا محبوب ترین عمل ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام کے بھی شاملِ حال رہا۔ اور ہمارے آقا و مولا ﷺ کا پسندیدہ معمول بھی یہی تھا دعا کی فضیلت و اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں انبیاء علیہم السلام کی زبانِ اقدس سے دعائیہ کلمات ’’رَبَّنَا‘‘ ایک سو پانچ (۱۰۵) مرتبہ اور ’’رَبِّ‘‘ انہتر (٦٩) مرتبہ ادا کروائے۔ علاوہ ازیں لفظ اللّٰھُمَّ کا پانچ (۵) مرتبہ ذکر آیا ہے۔ کتبِ حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منسوب بے شمار مسنون دعاؤں کا ذکر ملتا ہے۔

www.MinhajBooks.com

------ ۳۔ مسلم، الصحیح، کتاب صلاۃ المسافرین، ۱: ۵۲٦، رقم: ۷٦۳

مآخذ و مراجع

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

۱۔ القرآن الحکیم

۲۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان، دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۴۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دارالبشائر الاسلامیہ، ۱۱۸۔۱۸۱ھ۔

۵۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۶۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ شُعَبُ الایمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۷۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسی بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔ ۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدیة۔ المؤسسہ العالمیہ، ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء

۸۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان**: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۹۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ **الصحیح۔ بیروت، لبنان**: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۰۔ **ابوداؤد**، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن۔ بیروت، لبنان**: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۱۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف۔ ریاض، سعودی عرب**: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۱۲۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط۔ ریاض**، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۳۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر۔ موصل، عراق**: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ بالموصل، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۴۔ **عبدالقادر جیلانی**، ابو صالح شیخ عبدالقادر بن موسیٰ بن عبداللہ الجیلانی البغدادی (۴۷۰۔۵۶۱ھ)۔ **فتوح الغیب۔ بیروت، لبنان**: المکتبہ الثقافیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۱۵۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری بشرح صحیح البخاری۔ لاہور**، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۶۔ **غزالی**، حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد (۴۵۰۔۵۰۵/۱۰۵۸۔۱۱۱۱ء)۔ إحیاء علوم الدین۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفۃ۔

۱۷۔ **قشیری**، العلامہ ابی القاسم عبدالکریم بن ہوازن النیشاپوری (۳۷۶ھ/ ۹۸۶ء)۔ الرسالۃ القشیریۃ۔ بیروت، لبنان: دارالجمیل۔

۱۸۔ **ابن ماجہ**، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۵ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۹۔ **ابن مبارک**، ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن واضح مروزی (۷۳۶۔ ۷۹۷ء)۔ کتاب الزھد ویلیۃ کتاب الرقائق۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۲۰۔ **مسلم**، ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی۔

۲۱۔ **مقدسی**، شیخ ضیاء الدین ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمان الحنبلی (۵۶۷۔۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ**۔ المکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: مکتبۃ النھضۃ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۲۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۲۳۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد و منبع الفوائد۔ قاہرہ، مصر: دارالریان للتراث، بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۲۴۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحیی بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔

www.MinhajBooks.com

۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

www.MinhajBooks.com